بعونه خداوند زمین و زمان این نسخه عجیبه ۱۸۷۵ء
بوقت محمود و ساعت سعیده ۱۲۹۲ھ
سرو غیبی
نواب میر علیمراد خان صاحب بهادر
مؤلفه منشی سید محمد علی حیدرآبادی
بمطبع منشی نولکشور لکهنؤ طبع پوشید ۱۲۹۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد و عد اوس صانع حقیقی کو سزاوار ہے کہ جسکی وحدانیت کا پرتو ہر شے مین
نمودار عدد واحد حروف کی طرح ہر قالب مین نہان ہے جو حرف ۱۱ اوسکی وحدانیت
کی برہان کثرت مین وحدت مستور ہے ہر عدد اپنے طرفین کی مجموعہ کا نصف ہے
شعر ہر رنگ مین ہے اوسکا جلوہ ٭ ہر سنگ مین ہے وہی شرارہ ٭ پھر ایسے
وحدہ لاشریک کی حمد اور زبان گویا ہیہات ہیہات مصرعہ زبان آفرین ستائے
زبان ٭ جل جلالہ و عم نوالہ اور نعت سزا اوسکے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو شایان کہ جسکی شان مین لولاک لما خلقت الافلاک کا فرمان اوسکے
نور سے زمین و آسمان روشن ہے اوسکے رنگ و بو کا شور چمن چمن شان اوسکی
مین خدا کی شان ہے احد بلا میم کہا ایمان شعر خدا سے کب جدا ہے تو
اوسکا ٭ زبان حق سے سن مذکور اوسکا ٭ علی آلہ و اصحابہ اجمعین بعد اسکے

یوح عالم عہد ہے کہ اولی الامر منکم سے آشکار ہے جو خاص ہمارا ہے
وہ کون ہے خیر الناصرین امام المسلمین سرتاج روسای ہندوستان افتخار
امرائے عالیشان نافذ الحکم واجب التعظیم صاحب حلم مالک دیہیم سکندر اقبال
فلاطون مقال دارا شکوہ حق پژوہ عدل گستر نوشیروان سیر آفتاب آسمان حشمت
ماہتاب چرخ شوکت امیر ابن امیر رئیس الاتدبیر محب آل رسول وجہان خصال
امیر کبیر نواب میر علیمرادخان صاحب بہادر دام اقبالہم الی
ملک خیر پور سندہ کہ جسکی سخاوت نے حاتم اور حاتم کی سخاوت کو گرد کر دیا
بلکہ اوسکی گرمی بازار کو سرد کر دیا **قطعہ** یہ سخاوت ہے کہ بحر و دشت مین جاری ہے چشمہ فیض
کاسہ گل کی طرف دیکھا تو زر سے پر ہوا ۞ پھل صنوبر مین نہ تھا آخر اوسے بھی بر ملا ۞
ہاتھ پھیلانے صدقے اوسکو حاصل زر ہوا ۞ شجاعت کا یہ حال کہ گو رستم
بہادر جہانکا تھا لیکن اوسکے خوف سے کوسے جہانکا تھا اسکے ارادہ کا نام فنا
کہ دشمن کے سر پر موجود ہے اسکی ہیبت سے آتش دود **قطعہ** یہ شجاعت کا ہے
عالم آب دشمن ہو ہلاک ۞ وار کیا مرجان سے پنجہ خون آخر تر ہوا ۞ پنجہ مہر
سامنے اوسکے نہ کوہستان کبھی جھک گیا دیکھہ اوسکو ماہ نو ہوا خنجر ہلال ۞
عدالت کی یہ صورت کہ زبردست اور زیر دست دونو برابر ہین بلکہ زبردست
زیر دست سے کمتر گو ظاہر ہین ایک ہی صورت لکھتے ہین اسمین ایک اوپر ہین
دو نقطے لکھتے ہین **قطعہ** مجال کیا ہے کوئی سر اوٹھائے نخوت سے ۞ فلک
بھی تعجب جھکے یہانتک نہ مین ہو جائے ۞ شیر ہو جیسا اگر اسکے شمع عزلت مین ۞
تو سرزنش اوسے گلگیر سے وہین ہو جا ۞ شوکت کا بیان خامہ بریدہ زبان یا

کیونکہ ہو گنج کا شمار نہ لشکر کا حساب جو تسے ہی لا تعداد و لا جواب ہے ہر بیع سکونکا
انتخاب ہے فیض اوسکا عالمگیر ہے فیاضی مین بے نظیر ہے شہرت اوسکی عالم مین
گنج گنج ہے ہر چند کہ جویا اس گلشن مین ہے مگر اوسکا نواب شجیع مہد لیلیخان
زکی سنے والی لکہنو کے اوصاف مین بارہ شعر کہے خلعت جاگیر و فیل سے
ممتاز ہوے جویا نے علی قدر مراتب وہ کچہ کہا کہ جسکے جلدو مین عمر بہر کوئی آز
ہو گیا اور کیون نہو کہ اوسکی ذات فیض آیات مشہور جہات ہے اس رسالہ
بے بہا کو اوسکے نام نامی پر تالیف کیا ہے اللہ تعالی تا قیام قیامت مقبول
عام کرے جہان مین اوسکا نام کرے اب جویا چند اشعار مخاطبانہ سے زبان کو
گویا کر حق گذاری ادا کرتی ہی ہذا

تو وہ سخی ہے کہ جسپر تری نظر ہو جاے
اگر گدا ہے تو وہ شاہ بحر و بر ہو جاے

یہ احتشام کا عالم ہے تیرے عالم مین
مجال کیا ہے بشر سے کوئی بشر ہو جاے

یہ خوف سبکو پیدا ہے تیری ہیبت سے
کہین نہ آب مین تر دامن گہر ہو جاے

چمن مین زر سے لبالب ہوئے جام گل تجھسے
نگاہ تیری ادہر سے اگر ادہر ہو جاے

نہال فیض سے تیرے ہے خلق برخوردار
ترے کرم سے صنوبر مین کیون نہ بر ہو جاے

زمین کی طرح نہو چرخ کی شکایت تجھے
زمانہ اسکے ادہر سے اگر ادہر ہو جاے

رئیس ابن رئیس و امیر ابن امیر
گدا کو شاہ کرے تیری گر نظر ہو جاے

ہمیشہ دہر مین اقبالمند تو رہوے
خدا کرے ترے قبضہ مین بحر و بر ہو جاے

الہی جب تک گلشن چرخ پر گلہاے اختر کہل رہے ہین ممدوح میر ہمیشہ گل خندان کی
طرح خوش و خرم رہنے اور عمر خضر اوسکو عطا ہو آمین ثم آمین یا رب العالمین

اظہار مدعای مؤلف

اس زمانہ مین کہ کمال سخن معدوم ہے بلکہ سخن گوئی معلوم اکثر ابناے زمانہ کو
یہ گمان ہے کہ شاعری ایک فن آسان ہے اور باعث نام و نشان اور یہ غلط
شاعری دشوار ہے اور نام و نشان کا ہونا شاعری پر مدار نہین ہے بلکہ مبدأ فیاض سے
جسکا حصہ ہوتا ہے اوسیکو ملتا ہے ہر شخص لائق اِس مضمون کے نہین ہے
ہر شخص کے واسطہ موزون اگرچہ اِس زمانہ مین ہر شخص کو دعوی ہے مگر بیجا گو جناب
کو اسطرف توجہ کمال ہے جسکو دیکھو محو خط و خال مگر اصناف سخن پر کسیکو نظر نہین
اقسام کلام سے ہرگز خبر نہین گل و بلبل کے مضامین کہ پیش پا افتادہ ہین اونکو زیر زبر
کرتے ہین شاعری پر مرتے ہین اور سخن آفرینی عبارت ایجاد سے ہے اور ایجاد
جدت عنقا اب دیکھو تو کیا رہا مصرعہ حریفان بادہا خوردند و رفتند * اب
اقسام کلام مین کچھ جدت تاریخ گوئی مین رہگئی ہے اوسکی جانب کسیکو خیال
نہین شاید انواع سخن مین اسکا دخل نہین کہ فضول سمجھکر اوسکے جانب التفات
نہین کرتے اور شاعری اسکا نام ہے کہ جملہ اصناف سخن پر ہمہ گیر ہو یہ نہین
کہ ایک غزل گوئی اور وہی مضمون قدیم ہے یا اسکو نکما جانکر پرہیز کرتے ہین
اور حقیقت مین اوسکی دشواری سے گریز کرتے ہین یہ عجز طبیعت ہے یا انکار
شریعت شاعر کو اصناف سخن پر قادر ہونا چاہیے پھر ہر سخن کا نادر ہونا چاہئیے
اور تاریخ گوئی فنون شاعری سے ایک فن لطیف ہے کشف و الہام کا شعبہ ہے
شریف ہے اکثر بکار آمد ہے نادر ہے دیکھو تو اعداد ابجد اسرار غیبی مین
انوار لاریبی ہین اوقات سوانح جو مجہول ہین وہ اس فن سے مستقل ہوتی ہین

گزشتہ و وقائع جو مسئول ہیں وہ اس قید میں اکثر مصنوعی ہوتے ہیں مگر جو جانتا ہے
وہی جانتا ہے — راز ہا ہست بسی محرم اسرار کجاست ۞ اور تاریخ کے معنی
وقت پیدا کردن ہے اسواسطے مادہ ہر وقت بنا ہے پس شاعری عین تاریخ گوئی
اور تاریخ گوئی نفس سخن اور مادہ گفتار ہے مگر نہایت دشوار ع تاریخ برنیاید تاریخ
برنیاید ۞ یعنی تا وقتیکہ پیچ برنیاید ۞ تاریخ برنیاید اور متقدمین نے اب تک جداگانہ
رسالہ اس فن کے ضوابط کا منضبط نہیں کیا اکثر شائق اسکے جویا ہی رہے خصوصاً
منشی امیدن لعل منشی اور منشا رام ہاتھی کہ اس فن خاص سے مناسبت تام رکھتے ہیں
عدیم النظیر ہیں اکثر غزلیں اور قصائد تاریخی لکھتے گو مقدور راقم سے کرتے ہیں مگر انکے
کلام میں چاشنی عجیب ہے اللّٰھم زد فزد و لاتنقص محرک ہوے کہ ایک رسالہ اس
فن خاص میں ایسا مرتب کرکے مبتدی اوسکے قواعد سے واقف ہوں اور مصطلحات
اسکی ثبت ہوں کہ اکثر وقت انکے نسبت خوض کرنا پڑتا ہے چنانچہ انکی
تاکید سے اس ہیچمدان نے چند قواعد تاریخ گوئی کے اور کچھ مصطلحات
اوسکی درج رسالہ ہذا کیے احباب سے التجا ہے کہ سہو و خطا جو مقتضائے بشریت ہے
نظر انصاف و اصلاح سے کرد نا گزیر ہے محروم نفرمائیں ع ہیوان خطا دار سید خطا گفتار

بیان حروف تہجی

ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ

تہجی بمعنی ہجے کرنا اور ہجا کرنا اور حروف مفردہ کو باہم ترکیب دینا اور حروف تہجی
الف با تا ثا کو کہتے ہیں اور یہ اٹھائیس حروف ہیں کہ ابجد کے سلسلے میں
منسلک ہیں اور موجد ان حروف کے حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام ہیں

اور یہ دراصل حضرت شیث پیغمبر علیہ السلام پر نازل ہوئے ہیں اور خلیفہ
ہارون رشید کے عہد میں اسکی ترتیب مرتب ہوئی یعنے الف سے
طا تک اکائی ہے نو تک مراتب ہوتی ہیں اور یا سے صاد تک دہائی
نو تک درجہ بدرجہ شمار کی جاتی ہیں اور قاف سے غین تک سیکڑہ
ہزار تک تصور کرنا چاہیے

ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل
۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰

م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

اور اس حساب کو حساب جمل اور حساب ابجد بھی کہتے ہیں اور ابجد میں پ ب اور
ٹ ت اور چ ج اور ژ ز اور گ ک اور ڈ د اور ڑ ر ہم عدد ہیں البتہ کہ کو
اگر دو چشمی سے لکھیں گے کہ تو کاف اور ہا کے عدد لیے جائیں گے اور
اسیطرح تب اور تج کو اگر تبہ اور جہ سے لکھیں گے تو اونکے عدد بھی با او
ہا اور جیم اور ہا کے لینگے تاریخ میں حروف مکتوبی کے عدد لیے جاتے ہیں
مگر بعض نے ترکیب فارسی اسمیں صرف ایک لام کے ہی عدد لیے ہیں اور
اور لفظ صلوٰۃ میں اگرچہ تا بصورت ہا ہے لیکن تا کے عدد لینگے اور ملفوظی جسطرح
آدمیں دو الف ہیں اسیطرح دو لیے اور سیے میں بھی دو یا ہیں اور جہاں ہمزہ
واقع ہوگا اور جسصورت پر واقع ہوگا اوسیکے عدد لینگے اور بعض نے نہیں لیے
موقع شناسی ہے - الفاظ کو صحت سے لکھنا چاہیے اکثر صاحب خورشید میں واو
بڑہا دیتے ہیں یہ ایجاد بندہ ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ جہانتک ممکن ہو
قرآن مجید میں تاریخ تلاش کریں اور بعد اوسکے حدیث شریف میں ورنہ
ضرب المثل میں یا کلمہ صفت موصوف یا مضاف مضاف الیہ میں یا ایک لفظ

نکالین ورنہ مصرعہ موزون بین کہین اور ابتدا مین شعرا تاریخ صوری کہتے تھے
چھ سو برس سے تاریخ معنوی نے زیور تجدد دیکھا ہے اور یہ ترکیب عدد قدیم سے ہے
بلکہ قوم ہنود مین بہت رواج و عروج ہے پھر روز بروز آئین ایجاد ہوتا گیا

بیان تاریخ

جو چند حروف ایسے جمع کیے جاوین کہ جنکے عدد مطابق سنہ مطلوب کے ہون
اوسکو تاریخ کہتے ہین اور تاریخ کے معنی وقت پیدا کرنے کے ہین اور اوسی
مجموعہ کا نام مادہ ہے خواہ موزون ہو یا غیر موزون اور بہترین مادہ سے وہ ہے
کہ دلالت کرتا ہو واقعہ پر اور جب اوسکی صراحت کرنی منظور ہوگی تو قطعہ یا نظم مین
تضمین کر دینگے اور جو کہ مادہ قسم الہام سے ہے اسواسطے مقولہ ہاتف لکھنا چاہیے
اور تاریخ اقسام بلاغت سے ہے اور یہ ذکر ہو چکا ہے کہ ہر واقعہ مین تاریخ کلام الہی سے
نکالنی چاہیے اور یا حدیث شریف یا ضرب المثل وغیرہ سے اب اونکی نظیر اقسام وار
ذیل مین لکھی جاتی ہے تاکہ دریافت ہو کہ اسطرح مادہ نکالنا چاہیے

مثال آیت قرآن شریف

تاریخ کتاب گلشن اخلاق کہ مولفہ مولف ہے الم ذلک الکتاب لاریب فیہ
۱۲۷۶
اسمین لاریب فیہ کا تخرجہ ہوا ہے کہ یہ اوسپر دال ہے اور یہ تخرجہ بہت عمدہ ہے

یہ تاریخ انتقال گندرا شاہ مجذوب کی ہے

کہ سن بارہ سو بیاسی مین رحلت کی تھی الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم و لا ہم یحزنون

تاریخ سفر خرشید کی

۱۲۸۲
کہ مقام جے پور سے مراد آباد کو روانہ ہوا تھا فوا اللہ خیر حافظا
۱۸۶۲

اور بادشاہ زمین کو ایسا شاعر یہ تاریخین اور یہ مثنوی شاہ موسوم کہ مدح میرش گستر ماہ امیدوار کہ قبول دولت زیبا فرمای جاوین باوجود اس محنت شاقہ کی نام جو کو اوکی مدحت سرا کو آج اوسکی گویائی کی مراد نکلی

بحضور نواب امیر میر علیمراد خان بہادر والی ملک خیرپور سندہ دام اقبالہم

بنام ذوالجلال شاہ دو کون حمد واحد و نعت حبیب پاک دشوار سمجھ کے اب مین مدعاے دل ارقام کرتا ہون عجب طرح کی قسم کا کام کرتا ہون اول غور کیجیے اور پسند طبع زیبا سے جو پایا کو داد دیجیے گو کہ تعلی بھی شاعری کا کام ہے پر بیان راست نگاری کا کام ہے گو یہ خاکپاے بوتراب جو پاے خراب و دل بے تاب ہر چند خوشہ چین احباب کا ہے لیکن شاعر بے عدیل کہی ہمتا ہے اور کیون نہو جو پایا اسکا مدحت سرا جی ہے جسکی یاد مدح سرشت آب و گل مین ہے وہ کون ہے اب حضور عالیجناب خداوند جاہ و خطاب شعر سخی و شجاع و بہادر رہے اب جہانبانی کیخسرو حسکا لقب یعنی شاہ شاہان والا دودمان میر علیمراد خان زیبا اوج امیر بہادر بے بہادر شیر فوج حاکم ملک خیرپور سندہ

دیگر بنام سررشتہ دار اہلمدی

منشی ضمیر علی صاحب کو جناب منشی صاحب مخدوم رقعۂ الطاف مرقعہ نور خیابان جب وہ تاریخین کہ جناب نے میری طرف سے بجا ارقام کرکے بھیجین بار سے نہایت خوب جی کو مرغوب آج ضعف دل کی نسبت مین یہ جانا کہ کوئی سے شے تقویت جو قلب زار کو بخشے یعنی آج تو جو پایا مثل حلواے سیدہ کا آخر نفس بکوا کر کھایا وہ حلواے شہد رنگ جوش لایا آخر بیمار پڑ گیا کل تو آپکا جو پایا سواری اسپ کا جو پایا تھا آج تو بادپا ہے اور وہ سے بھی ڈرتا ہے کہ گر نجاے ابھی آرام ہوا حاضر ہوا

کوئی تاریخ خارج نہین سمجھانے کو واسطے ہر ایک کی نظیر ذیل مین لکھی جاتی ہی یاد رکھو کہ
کامل اوسکو کہتے ہین کہ جسمین کمی و بیشی کو دخل نہو یعنی سنہ مطلوبہ سے عدد زیادہ اور کم نہون
جسطرح اس تاریخ مین کہ نواب محمد زین العابدین خان فوجدار شہر جلیسر کے واسطے لکھی تھی

سلامت رہے تو قیامت کے دن تک	نہو تیرے احباب کا بال بانکا
یہ سال تاریخ کر عمر من جو پایا	مبارک ہو دن آج عید اضحے کا

۱۲۸۶

اور زائد وہ ہے کہ تعداد سنہ مطلوبہ سے کچھ عدد اوسمین زیادہ ہون اور مصرع اول مین
کسی کنایہ سے اوسکو کم کردین اور اس فعل کو تخرجہ کہتے ہین جیسے اس تاریخ مین کہ جناب
بیگم صاحبہ جنت آرامگاہ بنت نواب محمد یوسف علیخان بہادر والی ملک رامپور کی انتقال کی ہے
بیگم حرم زمان ہیچ بانہا باجیا بردافسوس گفت باسر حیا بگو تاریخ فخر زیب النسا بردافسوس
۱۲۸۶
اس تاریخ مین آٹھ عدد زائد تھے اسواسطے مصرع اول مین کنایہ سر حیا سے کہ حا ہے کم کردیا
ناقص وہ ہے کہ اوسمین کسی قدر عدد کم ہون اور مصرع اول مین اوسقدر عدد بڑہا دیے جاوین
اور اس فعل کو تعمیہ کہتے ہین جیسے اس تاریخ مین تاریخ وفات شیخ امان اللہ کہتے ہین
صد حیف کہ آن یگانہ دہر تشریف بخلد در ربودہ سال از سر آہ گفت ہاتف یکتا ن فہیم سفر نمود
۱۲۸۱
اس مادہ مین ایک عدد کم تھا سر آہ سے کہ الف ہے پورا کیا گیا

بیان تعمیہ و تخرجہ

تعمیہ اوسکو کہتے ہین جو مادہ مین کسیقدر عدد کم ہون اور کسی کنایہ سے اوسقدر
عدد مادہ مین شامل کیے جاوین اور تخرجہ اوسکو کہتے ہین کہ جو مادہ مین کسیقدر
زائد عدد ہون اور کسی کنایہ سے اوسقدر عدد مادہ سے کم کردیے جاوین لیکن
تعمیہ اور تخرجہ فن سے زیادہ معیوب ہے البتہ اوس حالت مین کہ کسی خوبی سے

داخل کیا جاوے تو اوسکا مضائقہ نہین بلکہ حسن مین شمار کیا جاتا ہے جیسے اس تاریخ مین کہ محمد مظفر خان گرم کی انتقال کی ہے

گیا جنت کو جب وہ شاعر افسوس		کہون کیا غم ہوا عالم کو از حد
کہا ہاتف نے مجھ سے سال جو پایا		ہوا بیجان مظفر خان احمد

۱۲۶۲

لفظ خان کو نام سے خارج کیا گیا تو سنہ مطلوب برآمد ہو

بیان اقسام کنایہ تعمیہ و تخرجہ

شاعرون نے تعمیہ و تخرجہ کے چند اشارہ مقرر کیے ہین اونپر قیاس کر کے عمل کیا جاتا ہے

سر ہر لفظ کو

ابتدا + اول + لب + دست + چشم + رخ + دہان + دندان + روی + زبان + بینی + پیش + شاخ + تاج + ...

حرف دوم کو

دوم اوسط میان کمر ضمیر دل قلب جگر شکم سے کہتے ہین

حرف سوم کو

سوم انجام پس پاے اصل پایان انتہا حد سے کہتے ہین

مثال لفظ ابتدا

تاریخ تشریف بہری حضور لامع النور براے دورہ بطرز شکار حضور نواب صاحب بہادر ملک الامرا سر رحیم یار ...

گیا نواب جو دورہ کو جو پایا		تو بیٹھین کوئی کر اور حال کہدے
نہوئی ابتدا ہی سے الم کچھ		خدا محفوظ رکھے سال کہدے

۱۸۶۲

ابتدا سے الم حرف الف ہے اوسکو کم کیا تاریخ حاصل ہوئی

مثال لفظ اول

تاریخ ولادت فرزند احمد جان استاد

ہو مبارک آپکو استاد احمد جان پسر		مہر طلعت ماہ صورت اختر برج صفا
یہ صدا دل سے دی ہاتف نے جو پوچھا سال		آفتاب آرزو سے ماہتاب مدعا

ہاتف کا اول حرف ہا ہے اسکو شامل کیا ١٢٨٢

مثال لفظ سر

تاریخ روزگار نوا رحسین تسلیم

تسلیم چو روزگار کرد تسلیم ٭ تاریخ زغیب زد دل اندر ناگاہ ٭ از بعض بدار سر بگو سال ٭ برخاست تسلیم آہ مدیاللہ

١٨٦٢

مثال لفظ لب

تاریخ انتقال محمد مظفر خان کرم

سر شد دل از ذوق شعر حیف ٭ شد زیر خاک وہ کرم سینہ چاک ٭ از لب جو یافتنیم سال آن ٭ بود کرمی سخن ابرکرم پاک

١٢٨٥

مثال لفظ دست

تاریخ نکاح ثانی خود

مل گیا وہ جسکا جو یا تھا ٭ رنگ لائی مری تقدیر آج ٭ دست دل نقد آرزو سے بھرا ٭ خوش ہو جو پائی اسیری آج

١٢٨٦

مثال لفظ جیم

تاریخ مثنوی مولفہ نواب مہر اوج بیگم صاحبہ بنت نواب یوسف علیخان بہادر

کیا مثنوی لکھی ہے بیگم نے ٭ رشک گلشن جان بخش روح افزا جان ٭ تحسین گویا کھولا گنجینہ جیب لب جو چھپے میں آئی ٭ حرف مثنوی کا تاریخ بیان

١٢٩٤

مثال لفظ خ

تاریخ انتقال بیاس لاولد کہ با وجود ثروت و لیر داغ سے گیا

در صبر کرد تیر درد ٭ خشک شد چو دانہ لال ٭ رنگ تاریخ از رخ گل پیدا ٭ رفت از دہر نامراد بیاس

١٢٨٧

تاریخ نکاح ثانی نواب محمد زین العابدین خان حیدر شہر جلیو

آج شادی ہوئی نواب کی وہ — جس سے سب دل ہی خورم ہیں
بہر تاریخ کہا ہاتف سے — ماہ و خورشید دو باہم ہیں کہو

تاریخ شادی صاحبزادہ احمد رضا خان عرف پیارے صاحب برادر زادہ نواب صاحب

ہوئی جبکہ شادی تو فرحان ہوئے سب — زمانہ میں ہر سمت عشرت کا سامان
پئے سال ہاتف پکارا فلک سے — ہو مژدہ بنا دولہا احمد رضا خان

ایضاً

کہوں کیا کہ کیا شکل اوسدم بنی تھی — بنا جبکہ دولہ پہن تاج جوڑا
پئے سال خوش ہو کے ہاتف پکارا — پیارا سے احمد رضا آج جوڑا

تاریخ نسبت علی محمد

نسبت مصر بان من گردید — شد مسرت کمال اے جوڑا
گفت ہاتف برائے تاریخش — خواستگاریست سال اے جوڑا

تاریخ مجھ روسیاہ سراپا گناہ کی نکاح کی ہو کہ بربادی گئی آبادی آئی یعنے ممنوعات شرعی تائب ہوا احکامات پر صائب ہوا

خدا سے پھر کیا گھر اپنا آباد — چمن میں میرے تھی بیدردی سی
کہا بلبل نے بہر سال جوڑا — صبا آئی خزان گلشن سے چلدی

مثال تاریخہای تولد فرزند

تاریخ تولد فرزند ارجمند سید جمشید علی جم برادر راقم

چون جمشید علی لب حق داد — دل من شاد باگشت خوش شد

تاریخ تولد دختر نیک اختر نواب سید رضا بہادر

جبکہ نواب کے ہوئی دختر ۔ خوش ہوئے اوس سے کمال کہو
کیا نکالا ہے مادہ جویا ۔ نیک دختر ہے اسکا سال کہو

یہ تاریخ بھی تولد فرزند ارجمند نواب صاحب ممدوح کی ہے ۱۲۸۴ھ

جبکہ نواب کے ہوا بیٹا ۔ گلبان کا جو آج سہرہ ورد ہے
یون کہا ہے سال ہاتف نے ۔ اوسکی تاریخ نیک اختر ہے

یہ تاریخ بھی نواب صاحب ممدوح کی دختر کی ہے کہ دوسرے محل سے تولد ہوئی ۱۲۸۱ھ

ماہرو وقت عجب پیدا ہوئی ۔ آگئی گویا دل سے کہ زہرہ شکل
فکر کیا کرتے ہو جویا سال کی ۔ لو سنو تاریخ ہے فرخندہ شکل
۱۲۸۹ھ

ایضاً

جو پیدا ہوئی جنت کلو تو جویا ۔ عدم کا کھلا سب یہ راز نہفتہ
یہ ہے سال بلبل ہوئی چہچہ زن ۔ گل جعفری دائما ہے شگفتہ
۱۲۸۹ھ

تاریخ ولادت دختر شیخ غلام مہدی

کی عنایت جو خدا نے دختر ۔ روشنی سارے جہان میں جسکی
کہا تو تاریخ لکھی ہے جویا ۔ شمع امید غلام مہدی

تاریخ تولد فرزند ارجمند حضور مہاراج صاحب بہادر والی الور

مہاراج کو حق نے بیٹا دیا ۔ درخشاں ہوا ماہتاب ریاست
یہ ہے سال جویا کو بے تکلف ۔ ہوا ہے طلوع آفتاب ریاست
۱۲۸۵ھ

ایضاً

عمر او ہمچو عمر خضر شود	بخت او باشد از فلک بالا
یا الٰہی بعافیت دار بے	وز بلا ہاے دہر دور اورا
بے تاریخ چون خیالم شد	ناگہان شد صداے خوش پیدا
از سر اہتمام بگفت سروش	شد منور ستارۂ زیبا

تاریخ تولد فرزند ارجمند جناب نواب محمد الرحیم علیخان بہادر [illegible] ١٢٨٤

شد چو پیدا آن مہ رخشان جو	گوہر تابان نجیب پاک فیض
فکر سے کردم کہ تا جویم سنش	گفت ہاتف نیر افلاک فیض

تاریخ تولد فرزند میر احمد علی ١٢٨٤ھ

داد چو فرزند خدا مصروش	نیر افلاک خوش اقبال گو
گفت ز جویاے تاریخ چرخ	شمع شبستان بنی سال گو

١٢٨٥ھ

تاریخ تولد فرزند اکبر علی بیگ

حق نے دیا تمکو آج فرزند	شادی ہمین اسکی میرزا ہو
تاریخ جو پوچھتے ہو مجھسے	مظہر علی بیگ نام رکھو

نیم کے تھانہ مین ایک بقال کے بندر کا بچہ تولد ہوا اوسکی تاریخ ١٢٨٦ھ

ہوا بقال کے بندر کا بچہ	تعجب مین جوان سب اور پیر
کہا ہاتف نے مجھسے بہر تاریخ	یہ بچہ ہے عجیب الخلقت اے میر

تاریخ تولد فرزند شیخ عبد الرحیم پسر لاڈا پہلوان ١٢٨٤ھ

ہوا عبد الرحیم کے لڑکا	جب تاریخ اوسنے مجھسے کہا
بے تکلف اوٹھا کے مین نے قلم	شیخ عبد الکریم نام لکھا

١٢٨٧ھ

سرورق عیسی سے جنا یا نام

چون ببیند اختر قضا و قدر — آب زمزم بجاہ کعبہ ستان
گفت تاریخ مولدش جویا — شد میان سفال در غلطان
۱۲۸۰ھ

ایضاً

شد چو طفل از بطن آن ہمہ فتنہ — سالہا از خامہ جویا چکید
اے زمین شور سنبل بر دمید — وے ز تخم گل گل لالہ دمید
۱۲۸۷ھ — ۱۲۸۶ھ

تاریخ فرزند کسبی

جب ہوا فاحشہ کے طفل حرام — اک تعجب ہوا زمانہ کو
ہجو تاریخ یوں کہا سب نے — قطرۂ حیض ہے یہ طفل کہو
۱۲۸۱ھ

تاریخ تولد فرزند رئیس پٹیالہ

ہوا جو تولد وہ مقصود دل — بر آئی سب اہل جہاں کی امید
کہا مجھے ہاتف نے جویا یہ سال — ہوا وارث ملک و تاج و کلید
۱۲۸۹ھ

ایضاً

آج اللہ نے فرزند دیا راجہ کو — اس مسرت سے ہر اک غنچۂ دل شاد ہوا
یہی تاریخ اوسکی کہو بیساختہ میر — گھر نوے ریاست کا پھر آباد ہوا
۱۲۸۹ھ

ایضاً

تولد ہوا صاحب چرخ حشم — یہ اہل جہان کو بشارت ہے آج
پئے سال ہاتف نے جویا کہا — طلوع آفتاب ریاست ہے آج
۱۲۸۹

تاریخہای ترقی و مراتب

تاریخ عطای تمغہ نواب ممتاز الدولہ محمد فیض علیخان بہادر

باین عروج که حق داد از وفور سرور
که هر گدا است لباس مانِ قیصر و فغفور

بفکرِ سال همایون اوج او گفته
سروش غیب بجو یا مبارک اوج حضور

۱۲۸۷ھ

ایضاً

ہیں حسبِ عروج سخاوت کے یہ مظہر دونو
جون مہر جہان ہیں سب صفت انکا ظہور ہے

گردون سے صدا آئی تاریخ یہ کہہ جویا
نیر ہیں مہاراجہ نواب جناب حضرت ہے

۱۸۷۰ء

ایضاً

چو تمغہ عطا کرد نواب را
شہنشاہ انگلنڈ دریا نوال

سروش از فلک بہر تاریخ جویا
ز ممتاز ممتاز شد گفت سال

۱۲۸۷ھ

ایضاً

مرتبہ اعلیٰ ہوا نواب کا
اوج ثروت پر یہ تمغہ دال ہے

غیب سے آئی صدا جویا فہیں
تمغۂ بہجت ہی یہ ہی سال ہے

۱۸۷۰ء

ایضاً

کیا خوب ہے زمانہ جو ہے سراج خوش ہے
اس عہد میں ہر اک کو اک ناز ہو گیا ہے

ہاتف نے یہ صدا دی جویا خیال کیا
کہہ ہند کا ستارہ ممتاز ہو گیا ہے

تاریخ عطای شمشیر نواب محمد زین العابدین خان بہادر فوجدار الشہر

دی مہاراج نے جو اسکو تیغ
اب عدو کا بھی سر قلم ہے کہو

ہے جو زیبا یہ تیغ تیز اوس سے
سال بھی تیغ تیزدم ہی کہو

۱۸۷۱ء

ایضاً

ملی ہے جو نواب کو تیغ آج
یہ شمشیر بیشک ہے ایران کی

سرور غیبی سے جیلایا ان تاریخ

سن یہ سال تاریخ جو یا کہو ۔۔۔ مہاراجہ صاحب نے کیا تیغ زنی

تاریخ فتح ملک زنگ کہ سرکار انگریزی اوسکو فتح کیا ۱۲۷۸

چڑھی فوج سرکار انگریز جب ۔۔۔ قیامت کہومت لڑائی کہو
کہا یہ تاریخ ہاتف نے جو یا ۔۔۔ طرفہ زنگ یہ آج پائی کہو

تاریخ فتح قلعہ السیرہ کہ فوج سری حضور مہاراج ادہیراج مہاراجہ رام سنگہ بہادر والی دار السرور سوائی جیپور نی فتح کیا ۱۲۸۶

فوج راج آزا بزیر حکم کرد ۔۔۔ جنگ چون کردند باہم جنگ جو
گفت ہاتف بہر تاریخ آنچنین ۔۔۔ قلعہ السیرہ شد فتح بگو

تاریخ مسند نشینی جناب نواب محمد ابراہیم خان بہادر والی ملک بہجلین ۱۲۸۳

چو ابراہیم خان بر جائے والد ۔۔۔ سریر آرا و فرمان آفرین گشت
ندا ئے از فلک آمد پئے سال ۔۔۔ کہ اے جو یا بگو مسند نشین گشت

تاریخ مسند نشینی جناب نواب محمد ابراہیم علیخان بہادر والی ملک ٹونک ۱۲۸۳

گشت چون مسند نشین آن شاہ دہر ۔۔۔ فکر ئے کردم کہ تا جویم سنش
گفتہ ام تاریخ و خوش نازم برین ۔۔۔ تاج زیبا بر سرت گویم سنش

تاریخ نواب محمد ابراہیم علیخان بہادر والی ٹونک کے اختیار ملنے کی ۱۲۸۶

ملا ہے آج اوسے اختیار ملک پدر ۔۔۔ خوشی سے اور ہی عالم کا حال ہے جو یا
کہا سروش نے کس واسطے ہی فکر ہے تجھے ۔۔۔ اب اختیار ملا یہی سال ہے جو یا

تاریخ نواب محمد زین العابدین خان کی فوجداری ملک ۱۲۸۸

ہوا فروغ جو نواب کو نیا جو یا ۔۔۔ عجب طرح کا خوشی سے ہوا ہے [illegible]

سفر وطنی سے بہ خیابان تاریخ

کہا سفر وطنی سے کرتا ہے کسلئے تشویش
حضور باد مبارک یہی ہے اوسکا سال

تاریخ مسند نشینی نواب صاحب بہادر والی منجین ١٢

ہوا نواب کو حکم ریاست
سے اب مقصد دنیا و دین

کہا ہاتف نے جویا صاف کہدے
مبارک تجھکو یہ مسند نشینی

١٢٨٩

تاریخ اپنی ملازمت کوتوالی کی

چہ گویم دوستان زان شاد گشتند
چو یارا سنجے پور شد کام جویا

پئے سال از زبان خود بگفتم
بود قسمت خنده و فرحام جویا

تاریخ ریاست کوٹہ کہ مہاراو معطل ہوے اور نواب ممتاز الدولہ کی سپرد ہوئی ١٢٩١

کیا تجویز کوٹہ میں سرکار نے انتظام اپنا
اس انتظام سے خوش سیکڑوں ہزار ہیں

طالع جو
کام یہ نواب کو تو لکھدو سال
ایجنٹ کوٹہ کے نواب نامدار ہو

تاریخ عطیہ خطاب فخر الملک بنام نواب علاء الدین خان بہادر رئیس لوہارو ١٢٩١

جبکہ سرکار سے خطاب ہوا
مجکو از حد خوشی ہوئی واللہ

فکر کرتا ہے کیلیے جویا
سال تاریخ افتخار جاہ

تاریخ معطل شدن مہاراجہ بردوہ ملہارراؤ بہادر ١٢

دیکھی جو بدعملی تو سرکار نے
کر لیا چھین اوس سے راج خبط

کہتا ہے ہر شخص یہ سال میرا
ہائے بردوہ کا ہوا راج ضبط

صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان بہادر تاریخ خلعت بیت دوبارہ کی ہے ١٢٩١

ملا جبکہ خلعت دوبارہ اوسے
کہا اوسکو ہر ایک نے سردار کل

تہنیت فکر کرتا ہے تو اسکو جویا
پئے سال کہہ مختار کل

١٢٩١

دوست میرے امان علی جویا | ہوئے ممتاز اب بکار جلیل
لب ہاتف سے یہ صدا آئی | لو ہوے دہ سررشتہ دار اپیل

تاریخ رونق افروزی حضور شاہزادہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا بمقام لوہارو

جب الور مین انگلند کا شاہزادہ | گیا اور ہوئی روشنی وہان عجائب
ہوئی فکر مجکو تو ہاتف یہ بولا | فروغ اوسکی تاریخ ہے کر رقم آب

تاریخ تشریف آوری حضور مہاراجہ صاحب بہادر از شملہ ۱۲۸۶

حضور مہاراج عالم پناہ | یہان آئے شملہ سے جسوقت جویا
یہ سال ہاتف نے افلاک سے | مہاراجہ تشریف لائے کہا ۱۲۸۶

تاریخ مہاراجہ صاحب

آنکھہ سرکار کی بنی کہ بنا | سبکے آنکھو نکا نور اے جویا
بہر تاریخ کر تو عرض یہی | ہو مبارک حضور اے جویا

تاریخ تشریف آوری حضور ولیسری نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند بمقام علیگڈہ ۱۲۸۸

شہر مین آئے گورنر جب جا کے سفر کے | مدعا جتنے تھے جویا آج سب حاصل ہوئے
ایک صاحب نے کہا کیا پوچھتا ہے سفر تاہم | لاٹ صاحب آگئے دل سفر مین آحل ہوئے ۱۲۸۷

تاریخ واپسی

ملک کو اپنے جب اجمیر سے گورنر یان | خوشی کی سارے زمانہ مین تھی بلند آواز
کہا سروش نے سال معاودت جویا | وزیر اعظم ہندوستان آمدہ باز

یہ تاریخ ایک شخص کی آمد کی ہے کہ اوس سے اک طرح کی دل لگی رہتی تھی ۱۲۸۷

کٹی کسطرح رات جویا مری | بغیر اسکے زندان ہوا سارا گھر

وہ آئے تو میں نے کہا سر اوٹھا — شب تار سے ہوگئی اب سحر

یہ تاریخ قمر و ماہ کے سرخ ہونے کی ہے ۱۲۸۵

کیوں ہوئی ہیں سرخ قمر و ماہ چو یا الٰہ — جلوہ گر شاید ہوئی ہے بیکسوں کی آہ
یا قیامت آگئی ہاتف نے دی آخر صدا — آگ کی شکل آج سے سرخ قمر اور ماہ

یہ تاریخ شہاب ثاقب کی ہے کہ اسقدر کلاں کبھی نہیں گرا ۱۸...

جب فلک سے گرا زمین پہ شہاب — ہوگیا سب پہ آشکارا صاف
اسکی تاریخ ہے یہی جو ما — آسمان سے گرا ستارۂ صاف

یہ تاریخ ایک محبوبہ دلنواز کی کانٹے لگنے کی ہے ۱۲۸...

ہوا تر مرد ... وہ گل کے مانند — کف پا میں لگا جب خار اوسکے
نہیں کانٹا لگا جو پا بلا شک — چھپا خار ہالم سال لکھدے ۱۲۹۳

تاریخ غدر ہندی

کیا جب بیج نے ایک حشر برپا — پھری شاہ جہاں قوم کی قوم
قیامت دیکھ کر میں نے کہا یوں — ہوا ہندوستان میں حشر کا یوم

یہ تاریخ مہاراجہ شیودان سنگھ والی الور کی علیحدگی ریاست کی ہے

چو پیدا شد بہ ملک راجہ بدانتظامی آخر — سر تابی از ریاست و ز راجہ کرد اقبال
ہاتف برای سالش گفت از فلک ز جوبا — شیودان سنگھ الور بیکار شد بگو سال ۱۲۸۷

ایضاً

چو بدبخت مہاراجہ واژون شدہ — نماندہ بنز وشش سبکی از ہزار
شد اقبال سرتاب و تاریخ گفت — مہاراجہ شیودان سنگھ شد نزار ۱۲۸۷

نواب کی ہاتھی کو شیر نے مارا اوسکی تاریخ ہے

مست ہو کر گیا جنگل کی طرف	شیر سے جا کے اڑا وہی جہاتی
مر گیا جب تو کہی یہ تاریخ	شیر نے مار لیا ہے ہاتھی

۱۲۸۴

تاریخ فتح ملک فرانس

عالم میں ایک ہلہلہ سا اوسوقت پڑ گیا	جب بادشہ کو لیگئے وہ لوگ پہانس کے
پیر سکو حق نے کر دیا پرشیا کا	بہاگے پروشیا سے دلاور فرانس کے

۱۲۸۶

ایضا

جب شہنشاہ کی شکست ہوئی	ملک دشمن نے لے لیا سارا
یہ ہی تاریخ اوسکی کہہ جو ہا	بہیڑ بکری نے شیر کو مارا

۱۲۸۶

یہ تاریخ ایک معشوق کی ہے کہ بلندی سے گر کر موبحضہ کی کہائی فوراً تاریخ سنائی

چون فتاد از بلندی دیوار	آنکہ صدمہ جان من برسید
بہجستہ تاریخ شد بے تکلف گو	ضرب آمد بجسم زیبا

۱۲۸۶

ایک دوست نے تحفہ میں سرمہ بہیجا اوسکی رسید مین تاریخ لکہی

اپکا سرمہ اصفہان یہ کرے	رشک سے کام تیغ غیرت کا
پوچہتے کیا ہو اسکا سال رسید	کہہ دو سرمہ چشم حیرت کا

تاریخ نواب حسین علیخان متخلص بہ خراب ۱۲۸۶

کہتے زر و رو گیا سیدہم اوسی تقریر	احباب پوچہتے تہے کہو کیسا حال ہے
جو یائی یون کہا کہ بہلا پوچہتے ہو کیا	عاشق ہوا خراب یہی اوسکا سال ہے

یہ تاریخ ایک طوطے کی مرنے کی ۱۲۸۶

کس طرح کی کج ادائی مجھسے کی طوطے نے آہ
آخرش طوطا ہی تھا یہاں سے اوڑا منہ موڑ کر

کیا کہوں جو پائی تاریخ کچھ مجھسے نہ پوچھ
اوڑ گیا طوطا بھلا تن کو قفس کو چھوڑ کر
۱۲۸۲

تاریخ نرگاؤ کے مرنے کی

کیا کہوں کیا بیل تھا جو یاں مرا
لیگیا کس فیل تن کو شیر موت

غم ہوا جب کم تو اوس نرگاؤ کی
گاؤ تک تک تک لکھی تاریخ فوت

۱۲۸

سجع جناب مرزا غلام احمد بیگ صاحب دیوان ریاست چیلیو

وصف کیا اوسکی ہو جو پایا مجھسے
نام میں جسکے ہے نام احمد

ہے یہ ہی سجع یہی ہے تاریخ
صاحب دین غلام احمد
۱۲۹

خدا کی خیر کی کہ حضور مستر لو صاحب بہادر یعنی نواب لفٹنٹ گورنر گھوڑے سے گرے اور محفوظ رہے اوسکی تاریخ ہے

کون کہتا ہے گرے محض غلط ہے جو کہا
اہل دل جھکتے ہیں یاں ہوتی ہیں جب بلند اختر

صاف تاریخ ہے اونکی تو ہر اک سے سن لے
سجدۂ شکر کیا گھوڑے سے صاحب گر کے

تاریخ عمدۃ المدار المہامی نظام الدولہ معظم الملک نواب محمد مرزا افضل خان قائم جنگ دیوان جودہ پور

کیوں نہ خوش ہوں ہیں اچھے یاں
فخر احباب ہیں نظام الملک

جبکہ رعنا کہے تھا تو پہلے
سے وہ نواب ہیں نظام الملک

تاریخ مقدم جبہ شریف رسول کریم محبوب رحیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ۱۲۸

جبہ اقدس کے فیض نور سے
جب ہوئے جودہ پور والے کامیاب

یوں کہی تاریخ اوسکی میں نے میر
لائے ہیں تشریف ملبوس جناب

۱۲۹۰

تاریخ غسل صحت خود

بیمار ہوا میں تو مجھے اسنے یہ پوچھا | اک اہل محبت نے کہ جو آج ہے یکتا
بے ساختہ دی مجھکو صدا سال میں اور | محفوظ رہے منشی محمد علی جویا

۱۲۷۱

تاریخ صحت میر حیدر حسن ذکی شاعر یکتا

ہوا آرام جب حیدر حسن کو | سر احباب کا ہے تاج جویا
کہو جویا خستہ تاریخ یہ تم | ہوئی صحت ذکی کو آج جویا

۱۲۷۹

تاریخ صحت محبوبہ

جب کیا غسل یار جانی نے | کیا کہوں کسقدر ہوئی فرحت
یہی تاریخ میں نے اوسکی کہی | یار معشوق کو ہوئی صحت

۱۲۸۳

تاریخ غسل صحت سرکار حضور پر نور مہاراجہ صاحب بہادر والی الور سوائی جیپور

خدا نے اوسکو شفا دی بخار سے صد شکر | جو سب امیروں کے سر کا ہے تاج اے جویا
ندا یہ آئی مجھے آسمان سے بہر سال | شفا بخار سے پائی ہے آج اے جویا

۱۲۸۶

تاریخ غسل صحت نواب عبید اللہ خان بہادر مدار المہام ریاست ٹونک

چون شنیدم کہ قدر دان من | غسل صحت نمود اے جویا
گفت ہاتف براے تاریخش | چیست صحت مبارک و زیبا

۱۲۸۷

ایضا

خدا داد صحت بہ نواب ما | چہ گویم چہ سان این مسرت نمود
بگو بہر تاریخ جویا ہمین | ہمایون کہ ہم غسل صحت نمود

۱۸۷۰

تاریخ غسل صحت جناب حکیم محمد سلیم خان صاحب داروغہ خیر

آرام ہوا ہے اوسکو جو پایا	جو وقت کا اپنے ہے فلاطون
تاریخ لکھون کہ صاف کہدون	ہو غسل جناب کا ہمایون

۱۲۶۶

تاریخ غسل صحت فوجدار صاحب

کہو نواب کی صحت کی تاریخ	کہ اوسکے لطف سے ممنون ہم ہین
ہے سال اوس سے چپکے میر جو پایا	مبارک غسل صحت کا کہو تم

۱۲۷۲

تاریخہاے انتقال

تاریخ انتقال جناب بیگم صاحبہ مخدومہ نواب امراؤ بیگم متخلص بہ عابد بنت نواب محمد یوسف علیخان بہادر والی ملک رامپور خاتون جناب نواب محمد زین العابدینخان بہادر فوجدار جیپور

اللہ اللہ کس حمیدہ صفات عالیہ درجات کے غم کا بیان ہے کہ جسکے الم مین سیاہ پوش آسمان ہے کون ہے جسکو اوسکا غم نہین جگر شق کب قلم نہین اوصاف اون مرحومہ کے لکھیے تو کیا لکھیے کسکی تاب ہے خامہ کا زہرہ آب ہے عالم مین معروف ہمہ صفت موصوف منطق و حکمت جسکے ریزہ بانی ریاضی و فلکیات کہانی نا نثر و عدیل ناظم بے مثیل نثر ظہوری و ظفری سے بہتر نظم انجیات سے بڑھکر عیان راچہ بیان دیوان اردو و فارسی اون مغفورہ کی مخفی نہین مخفی کو اصلاح دی ہے یہ تقریر راستی ہے نہ مبالغہ کی ہے ہمت و سخاوت کا یہ حال تھا کہ ابتک جیپور کی ہوائین اوسکے فیض سے مالامال ہین مستغنی اہل کمال ہین قدردان سخنوران منتخب دوران عصمت مین مریم سخاوت مین حاتم سچ تو یہ ہے کہ چشم فلک نے بھی ایسی جامع صفات حسن صوری و معنوی کے ساتھ نہین دیکھی ہوگی پارسا ایسی کہ بعد انتقال وقت

وقبل انتقال کے کئی امر خرق عادت سے ظہور مین آنے ہاے ہاے بعمر ستّر سال
وہ اس جہان فانی سے انتقال فرماے ــــ این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرد
سخی و شاعر و صدر رشک خورشید ؛ امیر و پایہ ساں مہر تھی ؛ نہ ہوگی اور ہوئی
اتبک نہ ایسی ؛ خدا جانے فرشتہ تھی بشر تھی ؛ اس مختصر رسالہ مین اوس ستودہ
صفات کا اوصاف کسطرح سماے دریا کوزہ مین کیونکر آسکے لاچار اسی پر اکتفا
کرتا ہون حق احباب ادا کرتا ہون کہ مین اوسی کے خرمن فیض کا خوشہ چین ہون
اور یہ نمکینی کلام اوسی کے مطبخ سخن کا فیض ہے دیوان اوس جنت ایوان کے طبع
ہونے والے ہین ناظرین دیکھین اور تصدیق کلام کرین اب تاریخ اوسکی کہ صنعت تاریخ
تاریخ سے ذیل مین لکھی جاتی ہے وہو ہذا

از غم بیگم چہ گویم در جہان　　بر زبان ہر کہ وہمہ واے واے
گفت ہاتف بہر سالش ناگہان　　بود بیگم مخدرہ مریم ہاے ہاے
١٢٨٦

ایضا

آنکہ سخی بود و کریم جہان　　بہر روانش ہمہ در التجا
از پے سالش ز چہارم فلک　　بخشش بیگم بود آمد ندا
١٢٨٦

ایضا

در قضاے حق رضای خود شمرد　　آنکہ بود عیشش در جہان فردای فلک
بہر تاریخش چہ گویم حسرتا　　مرد و زن ہم صورت مردای فلک
١٢٨٦

ایضا

چو رفت امراؤ بیگم سوی جنت　　کہ بود آن گوہری از ملک شاہی

رحمت حق چون نہ گویم سال فوتش | کہ زیر خاک شد گنج الٰہی

۱۲۸۶

ایضاً

مرقد بیگم کو دیکھ کہتا ہے یہ ہر کوئی | پردۂ ظلمات میں کس کا رخ پاک ہے

چرخ سے ہاتف نے دی خبر سن کے تو | دیکھ ذرا آنکھ سے مصحف تہ خاک ہے

۱۲۸۶

ایضاً

تو ازین رنج و الم مغموم نیست | یکجہان مغموم از سال وفات

گفت ہاتف از من چو پاسے غم | آہ عصمت رفت گو سال وفات

۱۲۸۶

ایضاً

بیگم از دوران ہستی کرد فصل | چرخ از صفحۂ جہان برچیدہ گو

گفت ہاتف بہر سالش اینچنین | ختم باب شاعری گردیدہ گو

تاریخ شہادت شیخ بدر الدین پدر جناب مولوی فقیر محمد صاحب کی ایک پٹھان ۱۲۸۶ شیطان نے بتکرار زبانی بر عین مسجد میں انکو شہید کیا

آن جوان صالح در مسجد نشست | خنجرے زد در شکم طفل پلید

بہر تاریخش مرا آمد صدائے | شیخ بدر الدین شدہ حقا شہید

تاریخ وفات مرزا رجب علی بیگ سرور مولف قصہ فسانۂ عجائب ۱۲۸۶

چون از دنیا سرور رفت بہ تہذیب | گویا ز جہان شعور رفتہ

ہاتف بہر سال گفت از پیر | کز بزم جہان سرور رفتہ

تاریخ وفات نواب مصطفیٰ خان شیفتہ شاعر ۱۲۸۶ بمقام دہلی

شیفتہ شاعر متین ناگہ | جان بجان آفرین سپرد افسوس

تاریخ وفات مولوی چراغ علی صاحب

ہوا تاریک آنکھوں میں زمانہ | کسوف آفتاب دیں ہوا آج
ہوئی تاریخ کی جب فکر جویا | ندا آئی چراغ دیں بجھا آج

۱۲۸۳

تاریخ وفات سید مقصود علی

چہ گویم کہ شد رنج دل را فزاوان | چو شد جانب خلد مقصود ربے
چو دیدم مجد راے سال گفتم | بر ایں قبر رحمت بود یا الٰہی

۱۲۸۳

تاریخ وفات مرزا رجب علی بیگ سرور

جسکو فسانہ گوئی کا انداز یاد تھا | وہ ہاے سب کے پاس سے وہ دوست آج چلدیا
آخر سنا زبان سے ہاتف کی یہ سال | افسوس محفل سے سرور آج چلدیا

۱۸۶۹ء

تاریخ انتقال نواب سکندر بیگم والی بھوپال

نماندہ نماند کسے در جہان | شہنشاہ دوران و لیکن برفت
ہمیں ہر کسے راست بر زبان | سکندر ز دنیا تہی دست رفت

۱۲۸۵

تاریخ وفات ڈاکٹر حکیم عبد المجید

چو عبد المجید از جہان درگذشت | شدہ از اجل عمر پاکش بسر
پے سال ہاتف بگفت از سروش | بخلد است جاوید عبد المجید

۱۲۸۵

ایضاً

طبیب اجل بود عبد المجید | قضا بیں تشخیص او دم زند
بعد حسن عمل جہان گشتہ بود | اجل شربت مرگ را داد حسد

۱۲۸۵

تاریخ وفات شیر خان

کہا ہاتف نے کیا ہے فکر جو یا — چلا لخت جگر ہے سال تاریخ
۱۲۸۷

تاریخ وفات فرزند دوسری

غم اوسکا ہوا ہے کس قدر آج — کہا تم سے کہوں میں حال جو یا
ہاتف نے کہا کہ صاف لکھدے — ہے داغ پسر کا سال جو یا

تاریخ انتقال پر ملال حضرت حبیب الرحمان صاحب گروہی کابل کے ۱۲۸۸

تنگ و تاریک ہو گیا عالم — جب جہاں سے گیا حبیب خدا
بہر تاریخ فوت ہاتف نے — یوں کہا خاتمہ بخیر ہوا
۱۲۸۰

ایضاً

عاشق جلوۂ دیدار خدا — رفت از دہر قریب الرحمان
گفت سن جہل پئے تاریخش — گوشۂ خلد حبیب الرحمان
۱۲۸۷

ایضاً

جب حبیب حق نے ہجرت یہاں سے کی — ہو گیا تھا حشر کا برپا کہو
یوں کہا ہاتف نے اتنا فکر کیوں — آفتاب معرفت ڈوبا کہو
۱۲۸۷

ایضاً

یاد ہستم حضرت حبیب سرکار ہم چلدیا — ابر الم دہر پر چاروں طرف چھا گیا
سال وفات اوسکا میری قلم لکھ — فلک کو جنبش ہوئی حشر کا روز آگیا

تاریخ رحلت مجذوب کابل حبیب شاہ ۱۲۹۰

[illegible] — ہے فن عقل بکہ ہوش کہو
بہر تاریخ یہ ندا آئی — واہ حبیب شاہ ہوئے خموش کہو
۱۲۹۰ ہجری

جمیل النسا مرد واے آن عفیفہ | کہ بودی باطوار عفت مجلے
سے سال تاریخ فرمود رضوان | جمیل النسا در بہشت معلے

تاریخ انتقال بیگم صاحبہ آبو صاحبزادہ احمد یار خان صاحب کہ خلیق و [illegible] عزیز صاحب تمیز تھی اور صعوبات معاملات خانگی سے انتقال کیا تھا

رفت سوے بہشت بیگم حبیب | آنکہ در دہر بود فیض لقب
بہر تاریخ گفت ہاتف غیب | جلوہ فیض ازین مزار طلب

۱۲۹۱

ایضاً

عجب فیض بیگم سے تھا دہر کو | گئی وہ بہشت معلے کو ہاے
کہا بہر تاریخ ہاتف نے یوں | ہوا فیض عالم سے معدوم واے

تاریخ پیری جی غلام حسین جاگیردار بچھراؤں نامی راقم

جب جنان کو گئے جہان سے وہ | اہل عالم کا غم سے تھا بد حال
جاتے ہیں سب ہی کہوں میں کیا | ہے غلام حسین ہالک سال

تاریخ وفات لئیق حسین گویا کہ راقم سے سخن میں [illegible] لیا کرتا تھا

چہ گویم آن مذاق دل کجا شد | کہ بود آرام جان زار جویا
سروش از جیب بہر سال گفتا | بگو تاریخ شد خاموش گویا

تاریخ وفات راجہ مولپور

شدہ تنگ و تاریک گلشن تمامی | بایام حیاتش نمایش چو خورشید
بے سال جویا سروش فلک گفت | بکوہ عدم راجہ مولپور رفت

تاریخ وفات مرزا اکبر علی بیگ کہ [illegible] انتقال کیا

اوسکو تیغ موت سے زخمی کیا — میرزا جو دوست تھا سب کا کہو
حال کیا پوچھو ہو مجھسے دوستو — آخر اکبر ہو گیا زنکا کہو

۱۲۸۹

ایضا

رنج وغم عالم کو اوسکا ہے بہت — ایکیان تھا دوست مخفی اور جلی
ہے یہی تاریخ اوسکی میر کہہ — محو جنت میرزا اکبر علی

۱۲۸۹

تاریخ غوفیدگی آلی درجاہ

کری وہ جاہ مین بت بندگی ہے — کہ کرتا تھا ہر اک اوسکو ملامت
کہا ہاتف نے جو یا فکر کیا ہے — کہو سال اسکا تم رنج خجالت

۱۲۹۲

یہ تاریخین مہاراجہ کھانڈی راؤ والی ملک بڑودہ کی ہین کہ سخاوت مین دریا دل تھا اور بعد حاتم کی اسی شخص نے نام پایا ظاہر مین ہندو باطن مین اہل ایمان حالانکہ بعد انتقال آتش او سیر گلزار خلیل ہوگئی اہل اسلام کو یہ دلیل ہوگئی اور واجب التعظیم مالک نعیم کا حال اظہر من الشمس ہے محتاج بیان نہین

مردان صاحب کرم امروز — حیف از دہر جان دہر برفت
بجستہ تاریخ گفتہ ام جویا — کھانڈے راو از میان دہر برفت

۱۲۹۶

ایضا

بر حسن ز دہر رفت افسوس — آن راجہ کہ بود مشکل مرتج
چون بود سخی سروش تاریخ — حاتم بگذشت گفت تاریخ

۱۸۷۱

ایضا

ہوا انتقال اوس سخی کا جو جویا — کہون کیا کہ جو غم سے احوال ہے

صدا آئی گردون سے اسے بیر کہو — سخاوت شجاعت گئی سال ہے

۱۸۷۱

ایضاً

پس مرگ آتش برو سرد شد — بناچار زیر زمین او نہفت

سروش از فلک باہزاران الم — خلیل خدا بود تاریخ گفت

تاریخ وفات راجہ کھڑی علاقہ ناسٹ چپو ۱۲۸۱

راجہ کھڑی چو ناگاہان — خانمان حیات پاک برفت

سرنگون گشتہ آہ بلبل زار — راجہ کھڑی فنا شد گفت

تاریخ وفات نواب محمد یوسف علیخان بہادر والی ملک رام پور ۱۲۸۲

شاہ تسیم نفس ناظم شعر — تختہ تختہ ہے چمن کا بے نظم

بہر تاریخ کہو اے جویا — ہوگیا ملک سخن کا بے نظم

تاریخ وفات راجہ مدن پال والی کروتی ۱۸۶۹

مدن پال کرد انتقال از جہان — زمین اندر ال دعل شد بگو

پے سال ہاتف بجویا بگفت — چراغ شب اوج گل شد بگو

۱۸۶۹

ایضاً

چون مدن پال مرد از ہیضہ — تیرہ تر شد جہان بچشم جہان

بہر تاریخ گفت ہاتف غیب — راجہ از ہیضہ مردہ سال بدان

۱۲۸۵

تاریخ وفات مہاراجہ بیکانیر

حیف راجہ بمرد اے جویا — از غم ملک و مال پاک شدہ

شد سراقنوس گشت بیکانیر — حاکم بیکانیر خاک شدہ

۱۲۹۹

تاریخ میر ببر علی انیس مرثیہ گو

انیس مرثیہ گو چون ازین جہان رفتہ — شدہ داخل بفردوس یقین یار اندر
چو جستم سال او جو یار رضوان این ندا گفت — بگو حیف مداح شہ کرب و بلا آمد

١٢٩١

دیگر

جو شد از جہان آن انیس خلیل — بفردوس نزدیک شبیر گو
پے سال ہاتف ز افلاک گفت — بفردوس داخل شدا میر گو

١٢٩١

ایضا

کیا کہوں جو انیس کا غم ہے — انیس سے خالی سخن ہو گئی
آئی بلبل کے منہ سے یہ آواز — ہو گئی ختم [illegible] گوئی

١٢٩١

ایضا

گیا جہان سے مداح شاہ کرب و بلا — رہا نہ مرثیہ گوئی کا لطف اب کچھ آہ
کہا سروش نے جو پایا سال رحلت کا — ببر علی کا بیابان خلد ہے گھر ہائے

١٢٩١

تاریخ انتقال پر ملال مہاراجہ شیودان سنگھ والی الور

ہوا جاتے فزون غم مجکو جو پایا — مہاراجہ ہوئے جب جہان فانی
پے تاریخ غم ہاتف یہ بولا — کہ شیودان سنگھ بیکنٹھ باسی

١٢٩١

تاریخ انتقال مہارانا سے اودی پور

درین عالم نماند شاہ و درویش — بپیش ما رسد این آہ صد حیف
پے تاریخ جو پا گفت ہاتف — مہارانا شدہ فوت آہ صد حیف

تاریخ انتقال صاحبزادہ شاہ نواز خان خلف الصدق حضور فیض گنجور رضا [illegible]

کرمین جلی آہ آتش نکا کر	زلیخا اوسے وقت کی سب کہو
سپے سال تاریخ ہاتف پکارا	جلی آتش عشق سے اب کہو

۱۲۸۷

تاریخہاے کتاب

تاریخ کتاب مولفہ جناب مولوی سلیم الدین صاحب تسلیم کہ راقم کے بڑے کرمفرما ہین اللہ سلامت رکھے

خوش کتابے رقم زدہ تسلیم	در جہان بی‌نظیر شد تاریخ
بہر سالش بسے اگر جویا	رقم دلپذیر شد تاریخ

۱۲۸۶

تاریخ کتاب ثانی

کیا کہون کیا لکھی انہون نے کتاب	وہ جو تسلیم میرے قبلہ ہین
ہین بلاغت کے آسمان کی مہر	کیون نہ مہر بلیغ اوسکو کہین

۱۲۸۷

تاریخ اخبار میوگزٹ دہلی

چھپا میوا خبار دہلی عجب	ہوا دیکھکر اوسکو دل خوش مرا
سنے سال تاریخ ہاتف نے میر	رہے تازہ اخبار دہلی کہا

۱۲۸۸

تاریخ قیامت نامہ مطبوعہ راقم

رسالہ حشر کا کیا خوب لکھا	خبر خوف اجل سے عام کو دے
بقا کا لطف آیا اسی سے جویا	مذاق موت ہے تاریخ اسکی

۱۲۸۹

تاریخ دل سوختہ مولفہ راقم

طرز دلسوختہ اور شکایت چرخ	سوز و غم جس سے اک ہویدا ہے
دل دہ جو یا تمہارا کیا کہنا	خوب استغاثہ چرخ لکھا ہے

۱۲۸۵

تاریخ رسالہ گلزار عیش کہ حسب الارشاد حضور مستر میو صاحب بہادر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اخلاق مین منظوم کیا تھا اور صاحب ممدوح نے پسند فرما کر خوشنودی مزاج کا پروانہ مرحمت فرمایا

اندرین نظم دلپذیر لطیف | سیر جو یا بیان ہر فن گفت
فکر سال اسکا کس نے لے جویا | بے خزان در جہان گلشن گفت

ایضاً

جو پڑھے اسکو راہ راست پہ آئے | امتحان کر اگر نہ آئے یقین
فکر سال اسکا کس سے ہے جویا | کہہ دے صاف خضر راہ ہین

ایضاً

خلق مین یہ کتاب لکھی ہے | شام غربت کی یہ شفق ہے کہہ
سال تاریخ اسکا اے جویا | موج دریائے فیض حق ہے کہہ

تاریخ کتاب گلشن دانش مولفہ مولوی سلطان احمد خان

لکھی کتاب مولوی صاحب نے خوب | جسکی نظیر ہے نہ جہان مین مثال ہے
جویا عبث ہے فکر تجھے کچھ بھی کیون ہے | یہ گلشن فضا ہے یہی اسکا سال ہے

یہ تاریخ رسالہ مفید عام کی ہے کہ ریاضی مین راقم نے تالیف کیا اور طبع کرایا

کیا رسالہ لکھا ریاضی مین | قاعدہ اسمین ہین عجیب عجیب
سنکر اتنا کہا تو اے جویا | اسکی تاریخ ہے حساب غریب

تاریخ رسالہ ہذا

لکھا یہ رسالہ سنتے اچھا | سب دوست ہین اسکو دیکھ خوشحال

یہ فیض جو غیب سے ہے جو پایا — الہام غریب اسکا ہی سال

تاریخ تضمین دیوان حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی پیر دستگیر شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی کی ہے کہ راقم نے کیا ہے

امروز تمام گشت تضمین — تاریخ بگو زروے اتمام
جو یا سے سال گفت ہاتف — الحال شدہ بخیر انجام
۱۲۸۲

تاریخ جلد پنجم ذخیرہ خوارزم شاہی

لکھوں شاعرانہ اگر مادہ — تعلّی کہیں یا کہیں اسکو لاف
لیس اب صاف تاریخ لکھتا ہوں — جیسی جلد پنجم ذخیرہ کی صاف
۱۲۸۹

تاریخ کتاب مؤلفہ جناب مولوی سلیم الدین صاحب سلّمہ الحلیم

کیا ہی کہنا ہے اپکا حضرت — خوب ہی آپ نے کہی ہے یہ
اسکی تاریخ یوں کہو گا میں — ہے کتاب نادر اچھی یہ

تاریخ مثنوی جناب نواب امراو بیگم صاحبہ کہ شکار کے بیان میں لکھی تھی
۱۲۸۳

مثنوی نواب در ذکر شکار گفت — لفظ طاوس ہے ہما سے معنی اور فرشتہ
بہر تاریخش رقم کرد امیخیں جو یا ی سال — طائر معنی شکار ہا نازا اوج فکر بلند
۱۲۸۲

تاریخ کتاب حکمت ملخص الصحت

مولفہ جناب حکیم محمد سلیم خان صاحب داروغہ خیر کہ ملخص الحکمت ہیں

عجب یہ رسالہ ہے طب میں مختصر — کرے کیوں نہ تعریف ہر شخص اسکی
کہا مجھ سے ہاتف نے دیکھ اسکو جو یا — ہے باب شفا بخش تاریخ اسکی
۱۲۸۹

تاریخ کامل التعبیر مطبوعہ مطبع منشی نولکشور صاحب

کیا ہی تعبیر نامہ لکھا ہے
بہر تاریخ یون کہا دل نے
بخدا لاجواب ہے جویا
سال تعبیر خواب ہے جویا
١٢٩١
ایضاً

موج بحر فیض خلق ہست این کتاب
فکر پے کردم کہ گویم سال او
خوش نوشت آنرا سلیم خوش نفس
صحت سلک خلق آمد سنش
١٢٨٨
ایضاً

خوب لکھا ہے رسالہ واللہ
میرزا تم سے کہون کیا سنلو
پوچھتی مجھسے ہے خلقت تاریخ
سے ہے عجب نسخہ صحت تاریخ
١٢٨٨
ایضاً

عجب گلدستہ گلزار طب ست
پے تاریخ ہاتف گفت جویا
کتاب خوش نوشتہ آنخوش دل
شمیم گلشن صحت بگو سال
١٢٨٨

تاریخ دیوان جناب نواب احمد علیخانصاحب بہادر رونق کہ اسم بامسمی ہیں اور
خوش گو خوش سخن نواب امیرخان مرحوم والی ملک ٹونک کے فرزند ہیں

کیا چھپا دیوان جسکا مثل عالم میں نہیں
بہر فکر سال ہاتف نے کہا جویا یہی
دیکھکر حیران ہے جسکو جہان میں خاص و عام
رونق گلزار معنی ہے گا رونق کا کلام
١٢٨٨
ایضاً

چھپا دیوان رنگین کس ادا سے
کہا ہاتف نے جویا سے سرآمد
ہر اک عالم میں ہے اسکا مشتاق
ہے رنگین نامہ عشاق آفاق
١٢٨٨
ایضاً

چھپا آج دیوان نواب رونق ۔ ہوے دہر مین دیکھکر خوش جو سب
پے سال ہاتف نے جو یا کہا یون ۔ کلام عجیبہ چھپا منتخب اب
۱۲۸۸

ایضاً

طبع شد دیوان رشک صد بہار ۔ ہر ورق از معنی رنگین چمن
گفت ہاتف بہر سال طبع او ۔ رونق از دیوان صد بزم سخن
۱۲۸۸

ایضا

چو شد طبع دیوان رونق کہ میر ۔ شدی بہر تاریخ ان سال جو
پے سال ہاتف ز گردون بگفت ۔ کہ مطبوع مخلوق شد طبع گو
۱۲۸۸

تاریخ گلزار ارم کہ حال شہر جی پور اوسمین مندرج ہے

لکھا تاریخ مین مین نے رسالہ ۔ تمنا کرتا ہے خود مورخ جسکی
گلکون تاریخ کیا مین اوسکی جو یا ۔ عجب تاریخ ہے تاریخ اوسکی
۱۲۸۶

تاریخہای تعمیر مکانات

جب مہاراج نے بنایا باغ ۔ لکھی یارون نے ہے بہ پیچ تاریخ
ہم بھی جو یا کہو خمش کیون ہو ۔ گلشن فیض اوسکی ہے تاریخ
۱۲۹۰

ایضاً

بنایا مہاراج نے خوب باغ ۔ کہ عالم مین ہے آج جنت نظیر
کہا مجھے رضوان نے افلاک سے ۔ ہے باغ مہاراجہ سال اوسکا [illegible]
۱۲۹۰

تاریخ راقم کی مکان کی ہے کہ جی پور مین خریدا اور دروازہ اوسکا خوب قطع بنوایا

دروازہ جب مکان کا بنوایا دوستو ۔ دروازہ بہشت کی دنیا مین ہے نظیر

ہاتف نے یون کہا کہ کر جیا ہے صاف صاف
باب غریب خانہ سے تاریخ اوسکی ہم

تاریخ تعمیر مکان منشی امام الفضل صاحب سر رشتہ دار محکمہ اپیل حسب فرمایش منشی صاحب موصوف ہر چہار مصرعہ تاریخی اور نام مکین بھی اوسمین داخل اور نام مکان بھی شامل

کرد تعمیر مبارک محل
سال چنین گفت سروش ادب ۱۲۸۷

رشک خیابان چمن با ادب
بیت زمان بہشت مکان طرب ۱۲۸۷

تاریخ جامع مسجد ٹونک

خلیل عہد بنا کرد مسجد اے جویا
برائے سال نمازم چرا کہ مشہور است

کہ در شرف بجہان شد نظیر صحن حریم
بناے خانہ کعبہ زدور ابراہیم

یہ تاریخ اوسکی ہے کہ شیخ صاحب نے مجمر و لشکل برج بنوایا اور اوسمین حضرت کے رخت او بار رکھا ۱۲۹۲

یون بنا کر برج بیٹھے ہین جناب
شیخ جی بیٹھے ہین بہر سال کہہ

جس طرح کاغذ کا کچھ وہ برج ہین
جیم سے نقطہ کی صورت برج ہین

تاریخ مسجد اصالت خان بازدار ۱۲۷۸

اصالت خان والاجون بنا کرد
سپے تاریخ او جویا ز ہاتف

ہما یون مسجد با رونق و جاہ
شنیدستم کہ ہذا کعبۃ اللہ ۱۲۸۹

ایضاً

اصالت خان بنا فرمود مسجد
سپے تاریخ جویا گفت ہاتف

کہ آن جاے معظم جاے حق ہست
عبادت خانہ والاے حق ہست ۱۲۰۹

تاریخ حوض

سلسبیل و کوثر و تسنیم خلد ... سیر این حوض ست یا دریای فیض
فکر مے کردم سروش از چرخ غیب ... گفت سالش چشمۂ والاے فیض

۱۲۸۶

تاریخ مسجد پیر جی

خوب مسجد پیر جی تیار کی ... سجدہ گاہ عام یہ مقبول ہے
یوں کہا ہاتف نے بہر سال ختم ... کعبۂ اہل نظر جو یا کہو

۱۲۸۴

دیگر

بنائی خوب مسجد اہل دین نے ... نماز اسمین پڑھیں گے روز دیندار
کہو تاریخ اسکی یہی جو یا ... ہوا بیت المقدس آج تیار

تاریخ مسجد درگاہ حق آگاہ حضرت غلام محمد شاہ صاحب مرحوم

۱۲۸

چہ خوش تیار شد مسجد بدرگہ ... مراد خاطر دیوانۂ حق
پے تاریخ جو یا گفت ہاتف ... زہے زیب عبادت خانۂ حق

۱۲۸۲

تاریخ کٹرہ سکندر شاہ

بنا ہے خوب کٹرہ شہر میں یہ ... ہوا ہر شخص اسکو دیکھ کر خوشحال
کہا ہاتف نے جو یا صاف کہدے ... سکندر شاہ کا کٹرہ ہے یہ سال

تاریخ مکان محمد افضل خلف قاضی تیار علی صاحب مرحوم

۱۲۸

چون کرد بنا مکان افضل ... از صدمہ اکمل ست تاریخ
جویای سال گفت ہاتف ... کاشانہ افضل ست تاریخ

۱۲۸۸

نظر محمد خان کے مکان کی تاریخ

آدمی کو جامہ سے باہر کر دینے والا ہے چنانچہ صنعت زبر و بینات کی تاریخ کا منشی صاحب لکھنوی نے اودھ اخبار میں اشتہار دیا کسی گزین نقطہ شعری تو اندر گفتہ بسم اللہ شاگردی اور بیا بی او سکے نہم اللہ بہ اور وہ تاریخ غسل صحت کی تھی اور غسل صحت سے کچھ تعلق نہ رکھتے تھے اسم قسم کے الفاظ تھے سرور و سردار و عالم عادل و کامل کلام پاک تاریخ صحیح اور صنعت مطلوبہ بھی سہی آگئی منشی جی نے کام کیا تھا مگر اشتہار سے کیا حاصل تھا انسا لکونہ اسطرح نو بنر چاہیے فضلا و فضلا نے بعض نے بھی نظر پائے آخر منشی صاحب کو ہاتف نے اوسکے جواب سے لکھے شاید دریا بد گر صد ابر گنجاست او دشتک آلست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید غرض یہ ہے کہ تاریخ میں صنع کا ہونا مستحسن ہے اور اوسکی تلاش میں زیادہ سرگرم بھی نہونا چاہیے ورنہ تاریخگوئی بھی دل سرد ہو جاویگا ہاں مداولت کو بڑا دخل ہے غیر ممکن بھی نہیں ہے الا اوقات زیادہ صرف ہوتی ہے اب ہر صنعت کا جداگانہ بیان کیا جاتا ہے کچھ صنعتیں تو معروف ہیں اور بہت سی ایجاد طبیعت ہیں اور ہر صنعت کو اوسکے رنگ کی موافق نظر کرنا چاہیے اور اوسی صنعت بھی کرنا ضرور ہے ع مشکلے نیست کہ آسان نشود ؛ اس مختصر رسالہ میں زیادہ گنجایش نہ تھی ایک ایک دو دو تاریخ تمثیلاً لکھدی ہیں ورنہ یہ رسالہ دفتر ہو جاتا اور وہ مفید عام نہین خاص کے واسطے اور یہ خاص و عام کے لیے

صنعت صوری و معنوی

صوری یعنی ظاہر اور معنوی یعنی باطن اور اصطلاح تاریخ میں الفاظ سے جنکے عدد موافق اوسکے ہوسکے کو کہتے ہیں خواہ الفاظ سنہ عیسوی ہوں اور عدد اوسکے مطابق سنہ ہجری کے ہوں خواہ برعکس اوسکے یا دونو مطابق ہوں اور یہ صنعت دو اقسام

دل شکستہ گفت ہاتف بہر تاریخش زسیر	عالم و سردار سالک عامل عدل کام مرد
	۱۲۸۷

صنعت رعنا

رعنا گل دو رنگ کو کہتے ہیں اور بیان رعنا سے مراد منقوط اور غیر منقوط ہیں کہ کہ اس صنعت میں معجمہ و مہملہ دونو سے تاریخ نکلتی ہیں یعنے منقوط سے علحدہ اور غیر منقوط سے الگ اور یہ ترکیب عجیب ہے

مثال

یہ تاریخ بنای مسجد درگاہ حق آگاہ حضرت غلام محمد شاہ صاحب مرحوم مغفور کی ہے کہ حسب فرمایش میر جیون علی صاحب کپتان کے کہی تھی اور اسمین یہ شرط بھی کیا وہ مین بسم اللہ کا نام آجاوے اور کعبہ کا بھی مذکور ہووے اور دو تاریخ نکلتی ہوں اور قطعہ مین نام بانی اور محرک بنا کا درج کیا جاوے

بنای مسجد از جیون علی فیض محمد خان	شد از حکم جناب فیض علی خان سخا بانے
نگفتم سال ہجری عیسوی سند نو ہوا	ز بسم اللہ شد تعمیر اوج کعبہ ثانے

۱۸۶۶ از مصرعہ سالم و سنہ ۱۲۸۲ از منقوط و ہمت ۱۹۲۳ از تعمیہ لو منقوط سے ہجری کل مصرعہ سے عیسوی اور اگر لو یعنے ۵۶ کا تعمیہ اخل کریں تو ہمت پیدا ہوں اور سب شروط بھی اسمین آگئی ہے

تاریخ تذکرہ موزان شاعر بلند شہر جسکا تخلص آسی بیدار ہے

گلشن ناز سخن ہست این با بوع سخن	ہم کلام سہل و ہم مضمون نازک ہم ادق
از حروف معجمہ و مہملہ تاریخ بگفت	روضۂ فردوس شاہد صد جمال بے ورق

اس تاریخ مین منقوط سے جدا تاریخ نکلتی ہے اور غیر منقوط یعنے مہملہ سے الگ تاریخ نکلتے ہے اور دو نو مطابق

صنعت موصل و غیر موصل

یہ وہ صنعت ہے کہ حروف شاملہ سے علیحدہ تاریخ نکلے اور غیر شاملہ سے جدا تاریخ نکلے جیسے یہ تاریخ جلوس

یہ تاریخ نواب محمد ابراہیم علی خان والی ٹونک کی مسند نشینی کی ہے

آن مہ تابان عدل و داد چون نواب شد	گفت شادی در جہان شاد و شد عالم تمام
گفت جویا سال او در انفصال و اتصال	شعلۂ اقبال روشن با فروغ اتمام ۱۲۸۵

دیگر

یہ تاریخ شادی ولیعہد بہادر والی رام پور کی ہے

مثال شمس درخشندہ ہر گل صحرا	ریاض جلوۂ ناز و عجب از باغ ادا
چو دید گوہر او گفت بہر تاریخش	مثال نور چہ تابان عجب چراغ ادا ۱۲۸۷

اس میں حروف شاملہ یعنی مثال کی میم اور تا اور الف اور نور کا نون اور واو وغیرہ ہم کا جدا مادہ ہے اور غیر شاملہ یعنی مثال کی لام اور نور کی را اور تابان کا نون اور چراغ کا غین وغیرہ ہم سے جدا تاریخ نکلتی ہے

صنعت مقلوب

یہ وہ صنعت کہلاتی ہے کہ اگر مادہ کو الٹ کر پڑھیں تو وہی صحیح سنہ پیدا ہو

مثال

یہ تاریخ غسل صحت حضور پر نور مہاراجہ صاحب بہادر والی الور سیولی چیچک کی صحت کا ہے

آنکہ بد خواہ او شود در دہر	باد یارب بہ پیشہ سینہ شق
سر خود از تراش خالی آن	ہرادب و درشکستہ رو قلق ۱۲۸۴

اس تاریخ میں جس لفظ کو مقلوب کر سکے وہی پڑھا جاوے گا جیسے لفظ ہرادب کو الٹا تو بدارہ

بھی ہوا اور دید کا دیدہ نظر اپایتخت کا تخت ہو گیا علے ہذا القیاس اور یہ مصرعہ تاریخ ہے

دیگر

یہ تاریخ ایک دوست کے مکان کی ہے کہ بارش سے منہدم ہو گیا تھا

کس محل کو منہدم تو نے کیا	کیوں نہ غم سے ہو جگر چاک الفراق
لاکھ حسرت سے کہوں میں بھر کے سال	کاخ ہو جاوے آج وہ خاک الفراق

اس تاریخ میں کل مادہ مقلوب ہوتا ہے یعنے جیسا کہ ایک طرف سے پڑھو ویسا ہی دوسری طرف سے ۱۲۹۴

دیگر

یہ تاریخ مرزا اکبر علی بیگ کے انتقال کی ہے کہ زخم قلب سے رحلت کی

چو اکبر علی بیگ رحلت نمود	کہ داغ الم برد از زخم قلب
پئے سال ہاتف زجو یا بگفت	بگو میرزا مرد از زخم قلب

اس تاریخ میں یہ ترکیب ہے کہ قلب میرزا سے از رحیم ہوتا ہے کہ رحیم کے نکلنے سے انتقال کیا ۱۲۸۰ اور صنعت ثانی یہ ہے کہ الفاظ موافق واقع کے داخل ہوا اور مصرعہ تاریخ ہے

یہ تاریخ غرقید کی سہراب خان ولد رحمت خان کی ہے

جبکہ ڈوبا بحر میں وہ مہر چرخ تھا	کیا کہوں اس حادثہ کا غم ایک عالم کو ہوا
صنعت مقلوب میں ہاتف پکارا چرخ سے	حیف ماہی سار تو سہراب پانی میں گیا

اسکے معکوس کرنے سے یہ عبارت پیدا ہوتی ہے [illegible] ۱۲۷۴ اور گنتی میں اب بار و بعد [illegible] خواہ سیدھی طرح پڑھو خواہ الٹا ہو یا ہے کہ سال پر دلالت کرتا ہے اور تمام مصرعہ تاریخ ہے

تاریخ مثنوی درد دل مولفہ راقم

درد دلم فزوں شد اظہار آن نمودم	کردم دعا کہ یارب این نظم جا بجا باد

چون ختم مثنوی شد در ساعت ہمایون		گفتم برای سالش شاباش کلک سلطان

اس مادہ کو بھی جسطرف سے چاہین پڑھین اور یہ تاریخ فصلی ہے

یہ تاریخ زیارت درگاہ عرش پایگاہ بادشاہ دو جہان دستگیر درماندگان سند اولاد آل نبی اولاد علی خواجہ خواجگان فخر اولین و آخرین حضرت خواجہ معین الملت والدین چشتی حسن سنجری نور اللہ مرقدہ کی ہے

چون باجمیر آمدم از راہ شوق		شوق دیدار مزارش شد زیادہ
خاد مان چون از سر تربیت علاف		بر کشیدند و نگاہم اوفتاد
از تمامی لعل حسن و ثلث را		دیدم و گفتم کہ نورش کم مباد
کردم از دل دو شبہ و گفتمش		ثلث سے دیدم لعل باب داد

یعنے ثلث لعل کہ دروازہ واد کا ہے دیکھا اور اس مادہ مین ہر لفظ مقلوب ہوتا ہے

صنعت تقسیم

یہ وہ صنعت ہے کہ عدد کی حصہ دو چند یا سہ چند سکے جاوین جیسے اس تاریخ میں کہ یہ تاریخ دیوانی شمس الدین دیوان کی ہے

دیوانجی کو کام ملا جب حضور سے		اس مژدہ سے بساط فلک تنگی زمین
ہاتف نے بہ سال یہ دی آواز مجھے		لے وال گرد و چند سہ چند اوسکو کھین

وال کے چار عدد لکھے اوسکے دو چند آٹھ لکھے اور سکے سہ چند بارہ لکھے سنہ ۱۲۸۴ ہجری اور عدد و بھی مصرعہ کی برابر ہین

دیگر

یہ تاریخ چیون خان کی ہے کہ اللہ تعالی سے دو فرزند توام اوسکو ...

چون بہ جی پور رسید آن مشفق از زبان خرد دشش این سال سعید	مبردم از دل جدا یاغم گفت با اقت و حور و پیری آدم گفت

صنعت فالے

یہ وہ صنعت ہے کہ کسی سانحہ کی تاریخ بطور فال دیکھی جاوے اور کسی کتاب مین سے مطابق نکل آوے یا جس شخص کی تاریخ دیکھی جاوے اور اوسیکے کلام مین سے حاصل ہو اوسکو فال کہتے ہین جسطرح اس تاریخ مین کہ مرزا اسد اللہ خان غالب کے انتقال کی ہے

حادثہ وہ ہوا ہے غالب کا یس غالب یہ سال ہاتف نے آیا	جس سے مغموم خاص و عام ہوا اسد اللہ خان تمام ہوا

اسمین البتہ یہ تکلف ہے کہ یس غالب لفظ آیا ہے اوسکا تعمیہ کیا ہے

تاریخ وفات محمد مظفر خان کرم کہ دیوان حافظ سے نکالی تھی اور اس مصرعہ سے اخذ کر لیا تھا کہ مستحق کرامت گنہگار انند

کرم کو لیگیا فلک لے قدر سے حافظ شیراز کا ارشاد ہے	کہ زبان سے اپنے جو یا سال فوت مستحق باید کرامت فال موت

اس قطعہ مین مصرعہ اول بھی تاریخ ہے اور کرم کو قلب کرو تو مرگ ہوتا ہے اور یہ بھی زیادہ فالی ہے

دیگر

ایک روز مین دیوان صائب دیکھ رہا تھا ناگاہ دل مین خیال آیا کہ صائب کی تاریخ لکھنی چاہیے جسوقت دیوان مین غور کیا تو اول مصرعہ یہی نکلا عدد نکالے تو ایک کم وکاست تاریخ تھی صائب کے بزرگ اور حق آگاہ ہونے مین کسیطرح کا تامل نہین ہا اوسکا کلام شاہد ہے سبحان اللہ واقعی بلبل ایران

تاریخ نکل سکتی ہے مثلاً جمع تفریق ضرب تقسیم اربعہ متناسبہ کسور عشاریہ
خطائین سلسلہ جبر و مقابلہ وغیرہ کے کل قاعدون مین تاریخ نکلتی ہے مگر مقدمہ
طویل ہے اور اس مختصر رسالہ مین اسقدر گنجایش نہین اکثر رسالہ اس فن کے مشہور ہین
انکو دیکھنا چاہیے یہان دو ایک تاریخ پر اکتفا کیا گیا

یہ تاریخ ایک دوست کی ہے کہ غیب سے اوسکو دولت ملی جو اسکو فرحت ہوئی

جبکہ قسمت سے سن حال مین پائی دولت	اک مربع دوستا اوسکا نہ کوئی ہاتھ آیا
پھر تاریخ ریاضی مین کہا ہاتف نے	ہماہ مقسوم علیہ اور مجسم خارج

۱۲۸۶

۹ + ۱۲۴۳ = ۱۲۸۶

دیگر

یہ تاریخ ایک ریاضی دان کو رسید چار ابنہ مین بھیجی تھی

جو اول کو ہو نسبت دوسرے سے کہ جو وہ تیسرے کو	وہی نہائی کو نسبت تیسرے سے ہو اور وہ ہو نصف اوس کا

۱۲۸۳

دیگر

یہ تاریخ محمد جمال شاہ کی ہے

دال با جیم کو جمع دو ہی ضرب دال	ساز با خلق کریم این ہمہ اسعد سال

۱۲۸۰

۴ + ۳ + ۴ + ۱۰۰۰ = ۱۲۸۰

اور جس قاعدہ مین منظور ہو اسپر قیاس کرکے تاریخ نکالین

بیگم صاحبہ کی تاریخ

اسم مغفور کی اس ترکیب کو اوسکے مطابق سنہ ۱۲۹۶ مین ہر شے کے نام مین اوسکا اعداد
ریاضی نکالا ہے یعنے ہر چیز کے نام مین سے مغفور نکلتا ہے اس ترکیب سے کہ اسکے
عدد ۱۲۸۶ کو دوسری شئے کے نام کے عدد مین شامل کرو اگر اوس شے کے

عددان اعداد سے زیادہ ہین تو دونونکو جمع کرو اور حاصل تفریق دونون کا اوسمین سے نکالو باقی سنہ مطلوب ہے یعنی ۱۲۸۶ کو گھٹا دو اسم غفور کی عدد ہویدا ہونگے اور اگر اسم غفور سے دوسرے عدد کم ہین تو دونونکی حاصل جمع مین اونکی حاصل تفریق کو بھی جمع کرو اور اوس مجموعہ سے غفور کے عدد منہا کرو تو غفور کے عدد پیدا ہونگے جسطرح مثال ہذا مین ہے اسم غفور ۱۲۸۶ پیغمبر خدا ۱۸۵۵ انکو جمع کیا ۳۱۴۱ ہوی انکی حاصل تفریق ۵۶۹ کو انکے منہا کیا تو ۲۵۷۲ رہی انہین سے اوسی ۱۲۸۶ کو منہا کیا تو ۱۲۸۶ نکلے غرض ان دونون شکلون پر قیاس کرکے دو جہان کے اشیا اور انسان و درخت چرند پرند ارضی و سماوی کی ہر شے سے نام غفور نکالین لاتعد و لاتحصی تاریخین نکلتی ہین

صنعت ملفوظی

یہ وہ صنعت ہے کہ اسمین حروف ملفوظی کے عدد لیے جاتے ہین یعنی زبر اور بینات دونونکی ملکر تاریخ ہوتی ہے یہ تاریخ تولد فرزند ارجمند فوجدار صاحب موصوف کی ہے

دیا حق نے فرزند نواب کو ۔ کرے کیون نہ تعریف مریخ اسکی
کہا مجھسے ہاتف نے صنعت مین جو یا ۔ سراج سعادت ہے تاریخ اسکی
۱۲۸۲

ترکیب

تا	دال	الف	عین	سین	جیم	الف	را	سین
۴۰۱	۳۵	۱۱۱	۱۳۰	۱۲۰	۵۳	۱۱۱	۲۰۱	۱۲۰

یہ تاریخ پسر خوردار عبد العلی برادر زادہ راقم کی ہے

جب دیا حق نے پسر بھائی کو ۔ سب نے یہ مجھسے کہا سال کہو

سنت سے یہ مین نے کہا اسکا سن		ہے گل گلشن اقبال بہو

یہ تاریخ بنائے مکان نواب حسام الدولہ بہادر کی ہے — ۱۲۸۶

خوشی کی بہت اوسکی نواب نے		رکھی جب بنا دو دیوان فیض
کہا مجھسے ہاتف نے جو پایی سال		ہوئی اوسکی تاریخ ایوان فیض

یہ تاریخ تولد فرزند ارجمند رئیس [illegible] کی ہے — ۱۲۷۶

دیا حق نے فرزند مہتاب صورت		درخشندہ جسپر ہے اقبال ہے
یہ سال ہاتف نے مجھسے کہا		زہے نجم اوج شجا سال ہے

صنعت نادر — ۱۲۸۴

یہہ وہ صنعت ہے کہ اسمین شمار حرف کی عدد لیتے ہین جیسے لفظ الف اوسکا شمار
کہتے ہین اب تک کے عدد قیس لینگی اسیطرح سب مادہ کی عدد لیئے جاوینگے اور یہ صنعت بہت
دشوار ہے مومن خانصاحب مرحوم اسمین جب فکر کی تو یہ ایک تاریخ اونکی ہاتھ لگی
اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص کی شادی کی لکھی تھی این نشست اور ایک تاریخ
مظفر خان گرم کی دیکھی اوسکی تاریخ اس صنعت مین لفظ [illegible] تری اور جو
کچھ جناب نے فکر کی وہ تکلف کی ساختہ تھی کہ چند حروف تلاش کرکے مطابق
سن مطلوب کے کر لیئے تھے پھر اونکو ترتیب دی تو ترتیب وہ درست نہ آئی لاچار
اونکے واسطے وہ الفاظ تجویز کیے کہ جنکے سر لفظ وہ حرف تھے راقم اسکا قائل
نہین اور پھر یہ دعوی کہ مین اسکا موجد ہون موجد اس صنعت کے مظفر خان گرم
مغفور اور پھر مومن خانصاحب مرحوم ہین راقم نے بھی اس صنعت مین ہی لکھا تا
کہ لوگ اسکو دشوار سمجھتے ہین فکر کی اور چند مادہ سعادتخانات کے لکھے

ایضاً

اس تاریخ پر حضور نواب صاحب بہادر سے خلعت مرحمت ہوا تھا

دیا نواب کو جو حق نے اکسیر — در تحسین کمال ہے جو پایا
کہا ہاتف نے تو نکر تشویش — تو کہہ اوسکا سال ہے جو پایا

یہ تاریخ ظہیر الدین شاہ صاحب کے مکان کی ہے

شاہ صاحب نے بنایا جب مکان — خوبصورت خوش قرین زیبا بنا
یون کہا ہاتف نے جو پوچھی سن — اسکی ہے تاریخ بیت پارسا

یہ تاریخ رسالہ شہادت نامہ فرزند بتول دلبند رسول نور دیدۂ مصطفی لخت جگر مرتضی یا اک کونین حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے کہ راقم کی نظر سے گذرا

شہادت کا لکھا رسالہ جو تھے — کرے کیون نہ تعریف ہر ایک اسکی
سن سال ہاتف نے جو پا کہا یون — بیاض تالم ہے تاریخ اسکی

یہ تاریخ میان صادق علی سوزان مداح کے تذکرہ کی ہے

جمع کیا تذکرہ سوزان نے خوب — ہو گئی کچھ روز دن کو قدر سخن
نظم کے افلاک کا جو پا تو کہہ — مادہ سال ہے در سخن

۱۲۸۸

یہ تاریخ حضور ویسراے گورنر جنرل بہادر کشور ہند کی تشریف آوری کی ہے کہ بعد رحلت مسٹر میو صاحب بہادر کے رونق افروز کرسی وزارت ہند ہوئے ہیں

گھر کے تھے امیر جیسے صاحب — اور وزارت کا کام ہے بحال
آئے جب ہند مین کہا سب نے — لاٹ صاحب سے کچھ تم سال

۱۲۸۸

مہاراجہ جسونت سنگہ بہادر والی جودہ پور کی مسند نشینی کی تاریخ ہے

خوش ہو کہ راجہ ہوے جسونت سنگہ
جسکی خوشی سے جہان خوشحال ہے
پوچھتے تم مجھے ہو کیا میرزا جی
کوکب اقبال یہی سال ہے
۱۲۶۱

صنعت ایجاد

یہ وہ صنعت ہے کہ مادہ کے سعہ زیر و زبر یعنے حرکات سکے بھی عدد لیتے ہین جسطرح تاریخ ہذا مین کہ شہاب ثاقب کے گرنے کی ہے

آسمان سے گرا ہے آج شہاب
ایک عالم پہ آشکارا ہے
فکر کرتے ہو کیلیے جویا
اوسکی تاریخ صاف تارہ ہے
۱۲۸۶

تارہ شرح اوسکی زبر ساکن زبر ساکن تارہ

دیگر تاریخ رسالہ مفید عام ریاضی مولفہ راقم کی ہے
۱۲۸۹

قطعہ

رسالہ خوب لکھا تمنے جویا
ہوا ہر ایک اوسکو دیکھ کر خوش
نہ پوچھو ہم سے تم تاریخ اسکی
زمانہ کہہ رہا ہے تمکو شاباش
۱۲۹۳

صنعت تلمیح

یہ وہ صنعت ہے کہ شمار حروف کو بھی حرف تصور کر کے پھر اوسکے عدد لین اور یہ صنعت محالات سی ہے اور اس صنعت کی تاریخ آج تک نظر سے نہین گذری خامہ جویا کی ایجاد ہے

تاریخ

ایک ہاتھی سرکار جی پور مین آیا ایسا کلان اور خوشنما دوسرا دیکھا نہ سنا سب نے کہا اسکی تاریخ لکھو منہ سے نکلا یہ فیل ہے اسکی تاریخ بھی فیل ہے پھر غور کیا تو اس

صنعت ہین بولکم وکاست تاریخ تھی

ایسا ہاتھی کہاں سے کوہ مثال	دہر ہین سب بے عدیل ہے جو یا
سال پوچھو تو ہین کہون تم سے	اسکی تاریخ ہیل ہے جو یا

پیل ۱۸۷۲

پ ی ل

دو ده سی

چہار شش چہارچ شصت ده

۱۸۰۶ ۴۲۶ ۷۶ ۱۸۷۲

یہ تاریخ مسماۃ آمینہ کے انتقال کی ہے

یہ کرامت ہے کہ ہے یہ یاد و	ہے بشارت غیب یا فال ہے
یون صدا آئی فلک سے بعد فوت	آمینہ ہے نام یہ ہی سال ہے

۱۸۷۲

صنعت عجیب

یہ وہ صنعت ہے کہ عدد حروف کے بجنسہ مراتب سے لکھے جاتے ہین جسطرح اس تاریخ مین کہ سید حیدر حسن نے یکتا شاعر کے بزم شاعرہ کی ہے

اوسنے یارون کا کیا ہے جلسہ	جو مرا یار ہے یکتا جو یا
کہا ہاتف نے کہ کیا پوچھے ہے	حل تاریخ احبا جو یا

۱۲۸۱

اول تو کل مصرعہ تاریخ ہے اور لفظ احبا کے عدد ترتیبوار لکھنے سے بھی سن حاصل ہوتی ہین یعنے الف کا ایک اور حا کے آٹھ اور با کے دو اور پھر الف کا ایک اسطرح سے ۱۲۸۱ ہو۔

صنعت کمال

یہ وہ صنعت ہے کہ اگر مادہ کو اول حرف سے ایک چھوڑ کر دوسرا حرف لین اور اسیطرح آخر مادہ تک عمل کرین تو تاریخ حاصل ہو اور پھر دوسرے حرف سے اسیطرح شروع کرین تو دوسری تاریخ نکلے

یہ تاریخ رئیس ٹونک کی دوسری شادی کی ہے

چون شادی نواب گشت از شادیش خوش گشت دہر	اہل جہان از فلک آمد خوشی آمد بہی
بجو پای تاریخ او با لقب ز گردون و او صوت	فرخندہ و فرخ شود شادی ملک آمد بہی
	١٢٨٧ ١٢٨٧

حرف اول ف خ د و ش د ا ی ک ی ب ی سنہ ١٢٨٧

حرف دوم ر ن ہ ف خ و ش د ب ل ا د ہ سنہ ١٢٨٧

حکیم صاحب کی کتاب کی تاریخ

کہوں کیا کیسی لکھی ہے بیان جسکا نہیں ہوتا	بھلا تاریخ اوسکی ہو مرا مقدور ہے کب
لکھی حکمت مین لاثانی کتاب آپنے کہہ تاریخ	کتاب غیبی نادر خوب نادر طاق رحیب
	١٢٨٨ ١٢٨٨

صنعت زبر و بینات

یہ صنعت معروف ہے لیکن تاریخیں اوس صنعت مین کم دیکھی ہین اپنا ذہن جسکو اتفاقیہ کوئی مادہ ہاتھ آگیا اوسکو کمال فخر ہوا اور اوسنے عمداً تعلی کی ہی نیا سنہ ١٢٨٠ کو وہ اخبار مین لکھا تھا کہ منشی محمد حسین مورخ نے حضرت واجد علی شاہ بادشاہ کے غسل صحت کی تاریخ اس صنعت مین لکھی تھی اونکی طرف سے اشتہار دیا جاتا ہے اور اشتہار کے عنوان پر یہ شعر لکھا تھا

کسے گزین نمط شعرے تواند گفت تسلیم	بشاگردی او سری ہم بر پای او دادہ

اور مادۂ تاریخ کے الفاظ غسل صحت پر دال نہ تھے بلکہ توصیفانہ تھے اب غور کرنا چاہیے
کہ ایک صاحب نے مدت ہوئی یہ تاریخ لکھی اور اوسکا اشتہار دیا اور تمام ہندوستان
سے کسی نے اوسکا جواب نہ دیا ورنہ ایک شاعر ایسا دعویٰ کرے اور تمام ولایت اوسکو
جواب نہ دے یہ صنعت مذکورہ کی دشواری کا سبب ہے مورخ صاحب نے تاریخ
اچھی لکھی تھی لیکن دعویٰ کرنا کلام پر یہ مناسب نہ تھا آخر اس طرف سے دو ایک قطعہ بھیجے گئے
تو صداے برنخاست کا معاملہ ہوا یہ امر خداداد ہے اسپر دعویٰ کرنا بیجا ہے اب اوس
صنعت کی چند تاریخیں لکھی جاتی ہین اور اس صنعت مین زبر اور بینات دونو سے
علیحدہ علیحدہ تاریخ مطابق نکلتی ہے

یہ تاریخ حضرت قطب الاولیا سید الاصفیا غوث وقت پیر طریقت واقف حقیقت حق آگاہ حضرت حبیب الرحمن شاہ کی رحلت کی ہے

دراِرم کردہ محل روح امام اہل دل		داد عالم را الم الام درد و ہم ملال
در دلم آمد سر سال ملک الماس داد		کرد حاصل ہم اِرام ارم عہدہ کمال

زبر سر حرف کو کہتے ہین جسطرح جیم کا سر حرف جیم ہے اور بینات مابقی حرف کو
کہتے ہین جسطرح جیم مین یا اور میم ہے غرض کہ مادہ مین جو سر حرف کے عدد جمع
کیے جاوین تو تاریخ حاصل ہوا اور بینات یعنے مابقی حرف کے اعداد جمع کیے
جاوین تو بھی تاریخ نکلے خواہ دونون تاریخ ایک سن مین ہون یا سن مختلف
یعنے دونون سنہ ہجری ہون یا ایک ہجری اور دوسرا سنہ عیسوی مطابق
سنہ ہجری کے اب طرح تاویل کی جاتی ہے

زبر کہ روح اص ل ام ر ا ام ا ر م ع م د ہ ک م ال = ۱۲۸۷

بہادر دام اقبالہم والی خیرپور سندھ کی تالیف کیے ہین سبحان اللہ نواب صاحب
ممدوح کے وصف کا بیان اور میری زبان جو یا ہے ایسے عالی ہمت کے تعریف کا قصد
کرتا ہے تیری کیا مجال ہے محال ہے میرزا کی حیدرآباد سے گئے خیرپور تشریف لیگئے اگر
یہ جانتے کہ آج جو ہندوستان مین ہے وہ تو یہی ہے وہ کبھی خیرپور چھوڑ کر وہان کا
قصد نکرتے تھوڑی امید پر یہ قیمت اپنے ذمہ نہ دہرتے جو یا پھر جو یا تھا اکسیر کو ڈھونڈ لیا
اب بھی جو بس آرزو مس ہی ہے تجاوز تو طالع کا قصور ہے عقل سے دور ہے قطعہ
شکر صد شکر بعد مدت کے ؛ مجکو آقا سے قدردان ملا ؛ اب برآئی امید جویا کی ؛ جسکا جویا
تھا اوس سے آن ملا تاریخ یہ ہے کہ حضور کی شان مین جلوہ شان حمان ہے اون سا بیان ہو سکے
کہ جرم بند و زنان برقرار میدارند ؛ سخاوت کا حال اظہر من الشمس ہے اسپر یہی دلیل کافی ہے
کہ اگر اور بھی کوئی قدردان ہوتا تو جو یا مانند آفتاب کے مشرق سے مغرب کو جاتا
کیا اس اطراف مین امیر نہین ہین نہین ہین مگر اوسکے نظیر نہین ہین عصہ کا نام
نہین سوا داد و دہش اور کچھ کام نہین والی ٹونک سے حسب الارشاد یہ محنت
ظہور مین آئی تھی بلکہ کمال درجہ تاکید فرمائی تھی لیکن پھر کارکنان ریاست میر سلیمان
صاحب کی رای مقتضی اسکی ہوئی التوا نے قوت پائی آخر یہ جوہر بے بہا سے دوران
باعث نام و نشان جسکے قابل تھا اوسیکے نام نامی زد ہوا اللہ تعالے اوسکی
اعمالی ہمم کو تا دیر گاہ دنیا خوش و خرم رکھے اور عمر خضر عطا فرماے امین ثم امین + اب
اون اشعار کا بیان کیا جاتا ہے کہ حضور موصوف کی تعریف مین لکھے ہین اوس سے
بارہ ہزار تاریخ نکلتی ہے حضور ممدوح کی مدحت مین ایک قصیدہ تاریخی لکھا تھا
اور یہین تو دس شعر اسی صنعت سے تھے سب قصیدہ کا لکھنا تو بسبب طوالت

اول مصرعہ تاریخ عیسوی میں اور دوسرا تاریخ ہجری میں اور تیسرا سمت میں اور چوتھا فصلی میں اور یہ قطعہ ۹۶ مرتبہ ترکیب سے پڑھا جاتا ہے گویا ایک قطعہ میں ۹۶ ہیں اور مقدم مؤخر کرنے سے ہر شکل جدا گانہ پیدا ہوتی ہے اسکے ثبوت کے واسطے نقشہ ذیل میں لکھا جاتا ہے اوسپر قیاس کرلینا چاہیے
دیکھو خانہ اول کے قطعہ میں اول کو کہ اصل قطعہ ہے اور خانہ دوم میں دوسری شکل ہے اور خانہ سوم تیسری شکل ہے علی ہذا القیاس ہر خانہ میں نئی صورت کے ساتھ ہر ایک قطعہ ہے اور قطعہ کی بندش اور صنعت پر بھی غور کرنا چاہیے ؛

صنعت مربع

یہ وہ صنعت ہے کہ ایک مصرعہ چونسٹھ مرتبہ پڑھا جاوے اور نقشہ میں لکھنے سے مصرعہا سے شطرنج کی چال برآوے جو لفظ جس خانہ میں ہے اوسی مہرہ کی چال سے مصرع اور سِم تاریخ برابر بیٹھے چنانچہ رخ اپنی چال سے اور فرزین اور بادشاہ وغیرہ اپنی اپنی چال سے مصرعہ اور تاریخ پوری کرتے ہیں الا پیل دو نون ملکر ایک مصرعہ پورا کرینگے یہ نقشہ بھی حضور پرنور کی صحت چشم مبارک کی تہنیت میں لکھا تھا نقشہ میں مراتب اوسکے ادا ہونگے اور مصرعہ یہ ہے حاکم عادل ملک نامی غیاث قابل
۱۲۸۸

نقشہ ہائے نادر شطرنج

۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸
۱۲۸۸	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	۱۲۸۸
۱۲۸۸	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	۱۲۸۸
۱۲۸۸	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	۱۲۸۸
۱۲۸۸	نامی	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	۱۲۸۸
۱۲۸۸	بینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	۱۲۸۸
۱۲۸۸	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	۱۲۸۸
۱۲۸۸	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	۱۲۸۸
۱۲۸۸	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	بینا	قابل	منصف	۱۲۸۸
۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸

صنعت نو

یہ وہ صنعت ہے کہ ایک مادہ میں لاکھ تاریخیں حاصل ہوں اور اس قسم کی بھی اور تاریخ نظر نہیں پڑی ایجاد خامہ جویا ہے

یہ تاریخ حضور میو صاحب ویسرای گورنر جنرل بہادر کی انتقال کی ہے

خبر بیامد کہ نائب شاہ ازین جہان بقا گذشتہ
گفت ہاتف کہ جان احد ز صد الم شد ہزار غم گو

ہزار گریہ چشم عالم تمام شور نشور بر لب
ز دست باغی بقتل آمد غم فراوان بجا مرکب

اس مادہ میں ایک لاکھ بارہ ہزار تاریخ نکلتی ہے اسطرح سے کہ حرف اول کو شمار میں لاکر حرف ثانی کو چھوڑتے جاو اور تا آخر مصرعہ یہی عمل کرو اور پھر دوسرے حرف سے یہ عمل جاری کرو اور اسیطرح تیسرے اور چوتھے وغیرہ سے اور پھر آخر مصرعہ سے

پلٹ کر شروع کرو اور پھر درمیان سے کسی حرف کو فرض کر کے اوسکو اول تصور کرو اسیطرح اس دور تسلسل سے ایک لاکھ بارہ ہزار تاریخ حاصل ہوگی سمجھنے کے واسطے ذیل مین نقشہ بنا دیا ہے اوسمین امتحان کر لینا چاہیے

مصرعہ
ز دست باغی بقتل آمد غم
فزاوان بجاہ کرب
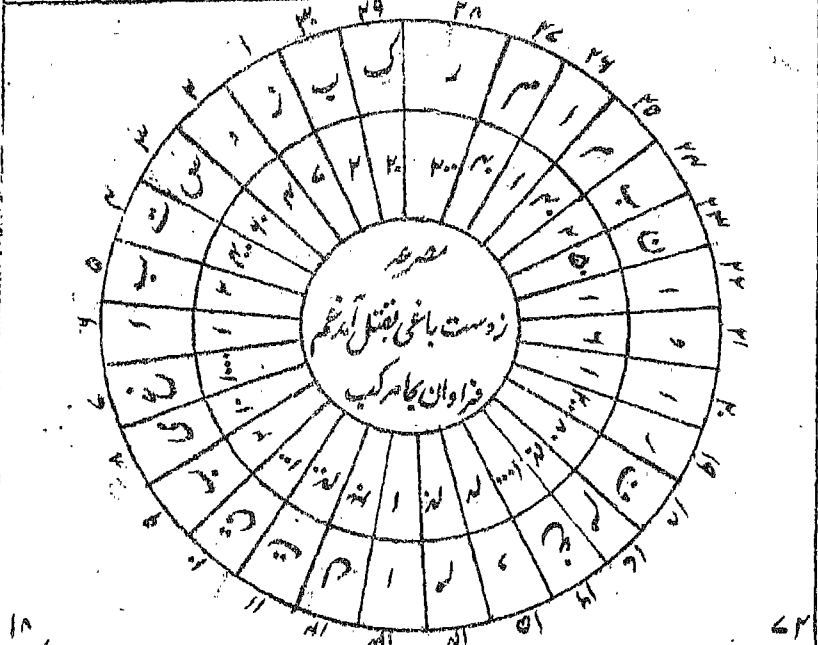
اس نقشہ مین کسی مقام پر کوئی حرف تجویز کرنا چاہیے اور اوس سے عمل مذکور کا معائنہ کرنا چاہیے مثلاً خانہ چہارم کے حرف تا کو لکھا اور پھر خانہ پنجم کے یا کو چھوڑ کر خانہ ششم کے الف کو لکھا اسیطرح ایک خانہ کو چھوڑ کر دوسرے کو تا خانہ دوم حسب تفصیل ذیل لکھتے گئے ایک تاریخ حاصل ہوگی علیٰ ہٰذا القیاس اسیطرح اور بھی تاریخیں پیدا کر سکتے ہیں

ت ای ق ل م غ ف ا ا ب ا ر ب د ۲ ۷ ۸ ۱

دیگر تاریخ نواب محمد ابراہیم علیخان بہادر والی ٹونک کی مسند نشینی کی

والی ٹونک یعنے آن قدردان کامل		گردید چون عشرت برملک خویش مالک

تاریخ ابراہیم علیہ السلام	تحوبا	۳۴۵۷
تاریخ داود علیہ السلام	طحہج	۳۵۸۹
تاریخ موسے علیہ السلام	وحاج	۳۱۸۶
تاریخ راجہ جدہشٹر	ہزطد	۴۹۷۵
تاریخ سکندر شاہ بادشاہ	ہحاب	۲۱۸۵
تاریخ ترکی ان بادشاہ عالم	زواد	۴۱۶۷
تاریخ بخت نصر بادشاہ	کوبب	۲۶۲۰
سمت بکرماجیت	کططا	۱۹۲۹
ساکا بکرماجیت	دصذا	۱۷۹۴
تاریخ حضرت عیسی علیہ السلام	بعضا	۱۸۷۲
تاریخ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	صرا	۱۲۹۰
تاریخ فصلی	فرا	۱۲۸۰
تاریخ فارسی یزدجردی	بمرا	۱۲۴۲
تاریخ جلالی یعنی ملک شاہی	زصذ	۷۹۷
تاریخ الٰہی یعنی اکبر شاہی	حلج	۳۱۸

مادہ ہای تاریخ بزرگان اسلام

اسامی	مادہ	اعداد سن
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	احد اور احمد کی بین ثبوت	۱۱
حضرت ابوبکر خلیفہ اول	جاہد	۱۳

حضرت عمر خلیفہ ثانی	جاوید	۲۴
حضرت عثمان خلیفہ سوم	از ابو حیا	۳۵
حضرت مولی علی شیر خدا	از لب مہر سال طہران	۴۰
حضرت امام حسن	از دل پنج سال غم ہویدا	۵۰
حضرت امام حسین شہید اکبر	آہ واویلا بود تاریخ غم	۶۰
حضرت امام زین العابدین	آہ عابد بود سال غم نگر	۹۵
حضرت امام محمد باقر	باز جنان	۱۱۴
حضرت امام موسی کاظم	موسیٰ ہادی ابد	۱۸۳
حضرت امام محمد جعفر صادق	از عالم	۱۴۹
حضرت امام اعظم	علیم	۱۵۰
حضرت حسن بصری	مطلب	۱۱۱
حضرت امام مالک	آہ امام مالک	۱۷۹
حضرت امام ابو یوسف	ہادی ابو یوسف	۱۸۲
حضرت امام علی موسی رضا	مالک اوج جنان	۲۰۵
حضرت امام شافعی	مالک جاہ جنان	۲۰۴
حضرت امام محمد	فوق	۱۸۶
حضرت امام محمد تقی	ہادی اہل عدن	۲۲۰
حضرت امام محمد نقی	زاہد و اصل لجج	۲۵۴
حضرت امام حسن عسکری	ہادی ارم	۲۶۱

حضرت معروف کرخی	زاویہ نشین دوام	۲۰۰
حضرت بشر حافی	صاحب عدن	۲۲۵
حضرت امام احمد حنبل	ارم	۲۴۱
حضرت جنید بغدادی	قرب	۳۰۲
حضرت بایزید بسطامی	بزرگ	۲۲۹
حضرت اویس قرنی	با اہل	۳۹
حضرت ابراہیم ادہم	طالب یار حق بود	۲۶۲
حضرت شیخ شبلی	شبلی	۳۴۲
حضرت منصور حلاج	آہ انا الحق	۳۰۵
حضرت عبداللہ انصاری	جنت آگاہ	۴۸۱
حضرت ذوالنون مصری	مرد	۲۴۴
حضرت خواجہ حبیب عجمی	حبیب اہل دین	۱۲۴
حضرت شیخ ابو الفتح	شاہ عدن	۴۰ ۳۰
حضرت سالار مسعود غازی	آہ فردوس ایوان	۴۲۴
حضرت مرشد غزالی	رہبر کامل ابد	۵۰۵
حضرت پیر دستگیر غوث الاعظم	الا بابست	۵۶۱
قطب عالم حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی		
حضرت شیخ فریدالدین عطار	شاہ شہدا	۶۲۶
حضرت مولانا نظامی	فردوس آرام	۵۹۲

سید محمد گیسو دراز	گوہر شگرف	۸۲۵
شاہ نعمت اللہ ولی	ولایت شاہ اوج دنیا	۸۳۴
سید جلال بخاری	شمس پاک خلد	۱۰۵۷
حکیم سرمد	مجذوب شہید	۱۰۷۰
مرزا مظہر جان جاناں	گل مطہر	۱۱۹۵
شاہ باقی باللہ	باقی برہ خدا فانی	۱۰۶۶
مولانا عبد الحق دہلوی	محدث متین	۱۰۵۲
مجدد الف ثانی	مجدد الف ثانی الفردوس	۱۰۷۵
	تاریخہای نام آوران جہان	
خلیفہ ہارون رشید	کام جوے اوج بقا	۱۹۳
سلطان محمود غزنوی	شاہ عدم	۴۲۰
چنگیز خان ہلاکو	بہ دوزخ	۶۲۴
فردوسی طوسی	گل فردوس بودہ	۴۱۷
حکیم شیخ بو علی سینا	اجل داد آب شفا	۴۲۷
حکیم ناصر خسرو	سکے شمنا	۴۳۱
خاقانی شاعر	شاعر جاوید	۵۹۵
انوری شاعر	شاعر نازبود	۵۹۱
محمد غوث گوالیاری	آن حاکم مسیح	۹۷۰
عرفی شاعر	ابوالقاسم	۹۹۹

بادشاہ	تاریخ	سنہ
بابر بادشاہ	بہشت گیر	۹۳۷
شیرشاہ بادشاہ	شہ بہشتہ	۹۵۲
ہمایون بادشاہ	ہمایون ہوا گرسکی گری سی لواح	۹۶۰
شاہ طہماسپ بادشاہ	شہنشاہ بدیوان فردوس	۹۸۴
سلیم شاہ بادشاہ	وسے داخل محل ارم	۹۶۰
جلال الدین اکبر بادشاہ غازی	بغیب	۱۰۱۴
جہانگیر بادشاہ	خلوت	۱۰۳۶
شاہجہان بادشاہ	ابل غم	۱۰۷۶
عالمگیر بادشاہ	شہنشاہ جا جنت	۱۱۱۸
محمد معظم شاہ	معظم جلیل	۱۱۲۴
محمد فخرالدین جہاندار شاہ	جہاندار شہ جہان اہ چھوٹا	۱۱۲۵
فرخ سیر بادشاہ	فرخ بازارم	۱۱۳۱
رفیع الدرجات بادشاہ	آہ رفیع الدرجات بعدل	۱۱۳۱
شمس الدین رفیع الدولہ بادشاہ	شمس الدین بجلد	۱۱۳۱
محمد شاہ بادشاہ	از دل ہند عیش رفت	۱۱۶۱
نادر شاہ بادشاہ	خوب شد مرد	۱۱۶۰
احمد شاہ بادشاہ	داخل جنت بود	۱۱۸۸
عالمگیر ثانی بادشاہ	عالمگیر ثانی مرا	۱۱۷۳
احمد شاہ درانی بادشاہ	احمد درانی فانی گشتہ	۱۱۸۴

نام	تاریخ	سنہ
تیمور شاہ بادشاہ	شہر تیمور بمرد	۱۲۰۷
محی الملۃ شاہ عالم	ہا دے آخرت	۱۲۲۱
بیدار شاہ	سویا زمین کی اندر بیدار شاہ المنبو	۱۲۰۶
اکبر شاہ ثانے	اکبر شاہ ثانے بعدن اول	۱۲۵۳
ابوظفر بہادر شاہ بادشاہ	داخل ارج خلد	۱۲۷۹
حضور ملکہ معظمہ کوئن وکٹوریہ	شاہنشاہ ہندوستان ہے	۱۲۵۳
	تاریخہای وزرای لکھنو	
نواب سعادت خان برہان الملک	از زمین رفت سعادت ہیہات	۱۱۵۱ع
نواب منصور خان صفدر جنگ	رفت منصور بخلد ہادی	۱۱۶۷ع
نواب شجاع الدولہ	ہادے شجاعت گم شد	۸۸ الآخر
نواب آصف الدولہ	سخاوت نماند	۱۲۱۲
نواب وزیر علیخان	ہاے وزیر علیخان بہادر	۱۲۱۲
نواب سعادت علیخان	واے ناظم دہر بود	۱۲۲۹
نواب غازی الدین حیدر	شد ششم خلد	۱۲۴۳
نواب نصیر الدین حیدر	شاہ جم رفت بملک عدم	۱۲۴۵
نواب منا جان	مرگ بخت	۱۲۶۲
نواب محمد علی شاہ	شاہ رحمت شد	۱۲۵۸
امجد علی شاہ	خسرو بفردوس آمد	۱۲۶۳
واجد علی شاہ	شاہ ما از لکھنو خارج شدہ	۱۲۷۰

خاتمہ

الحمدللہ والمنۃ کہ یہ رسالہ اسرار غیب بساعت سعید و اوقات حمید روز جمعہ ماہ
جمادی الثانی ۱۲۹۱ ہجری مقدس اختتام کو پہنچا باب مراد ختم تاریخ ہے
ناظرین کرام جوہر کی خدمت مین التماس ہے کہ سہو و خطا پر کہ خاصہ بشری ہے
نگاہ نفرمائین اور الفاظ یا اعداد راقم کی غلطی سے کم و بیش ہو گئی ہون تو درست
کردین کسواسطے کہ اس رسالہ مین اعداد سے بحث ہے اور اعداد مین اکثر
غلطی رہ جاتی ہے اصل مادہ کو ملاحظہ فرماوین کہ تاریخ کی جو تعریف ہے
کہ وقوع واقعہ پر دلالت کرتی ہو اور الفاظ مناسب حال مادہ کے ہون اور کنایہ
و اشارات کو غور کرین اور راقم کی جانفشانی پر خیال فرماوین کہ کسقدر اوقات
صرف کی ہے اور صنائع بدائع ملحوظ خاطر ہون کہ نئی نئی صنعتین درج کین ہین ہرچند
کہ ایک مدت سے شوق تاریخ ہے اور ہزارہا تاریخ سوانحات کی لکھین مگر اس مختصر رسالہ
مین بلحاظ طوالت درج نہین کین اکثر رسالہ نثر کہ فقرات جنکے تاریخی ہین لکھے ہین اور
نظم مین کہی ہین رسالہ گنج اسرار مین کہ بڑی ضخامت رکھتا ہے داخل ہین اور اکثر
جگہہ ضرورت تاریخ سے الفاظ تکلفانہ آ گئے ہین او نیز نظر نہو بلکہ اونکے مدعا کو ملاحظہ
کیا جاوے اور اکثر اوقات ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ راقم نے کسی واقعہ کی تاریخ لکھی ہے
اور اوسی سانحہ کی تاریخ اس ہیچمدان کے شاگردون نے انہین الفاظ کے ساتھہ یعنے
وہی مادہ لا کر سنایا ہے اور اکثر احباب سے بھی ایسا اتفاق ہوا ہے یہ توارد
کہلاتا ہے اسکا مضائقہ نہین یہ عذر اسواسطے ہے کہ شاید کوئی تاریخ اس رسالہ
کی کسی صاحب کی مشابہ نکل آوے تو اوسکو سرقہ پہ محمول نکرین اگر وہ ہی یکدو تاریخ

سرقہ قرار پائین تو اسقدر محنت برباد گئی اور بعینہ تمام رسالہ کے کلام کا سرقہ
ہو اگر یہ سب سرقہ نہین تو ایک دو تاریخ بھی نہونگی اور جس عالی فہم کو کوئی تاریخ
راقم کی پسند آوے تو وہ بہت مردانہ سے دعاے شیرین یاد فرماوے کہ عاصی
کی اس تمام جانفشانی کا نتیجہ وہی ہے اور جہان خامہ زبان بریدہ سے کمی و بیشی
ہوگئی ہو تو وہ اپنے عفو مین چھپاوین یا ثناوین اور زبان طعن دراز نکرین
بقول شیخ علی حزین ع نرسی آنکہ بدرو با کہ چو با ؛ خامہ گیری بدست تنبکار
اب دعا پر اسکو تمام کرتا ہون اور دعا ہی اپنے حق مین چاہتا ہون والسلام
علی رسولان بلاغ گردد و بس ؛ کہ تمام اب اسکو چہ پایا کجا طول سخن ؛ تا بکے
حق سے دعا یہ قاعدہ مشہور ہو ؛

جو پڑھے اسکو برا دو اسکو دلکا مدعا
چون گل خندان ہمیشہ
دہر مین مسرور ہو

نوشتہ باند سیاہ بر سفید

۱۲۹۰

تقریظ

دلپذیر از نتائج افکار وحید العصر یکتای روزگار عالم باعمل فاضل
بےبدل واقف رموز عقلی خازن کنوز نقلی مقبول احد الصمد
جناب مولوی سید محمد نیاز احمد صاحب سلمہ اللہ الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احسن الهیئة التی تصور بها الناطقة عرائس الکلام حمد الله تعالی و تقدس النسب الحرکة
التی تجلیها المدرکة نفائس المرام تدویر تسبیح الفکر فی خلق الارض الاغبر والفلک
الاطلس ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار لآیات لاولی الالباب
الذین یذکرون الله قیاما وقعودا وعلی جنوبهم فی الآفاق الاستوائیة والرحویة و
المائلة ویتفکرون فیها قائلین ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار
واحفظنا عن الورود علی الموارد المائلة ویدل علی وجوده وجوده لا سیما الافلاک
فانها تدل دلالة واضحة ساطعة لائحة علی حضرة الوجود الازلی الابدی الواجب القدیم
السرمدی لا یتطرق الیه کونه الف واصلا ولا یطرء علی وجوده المقرور العدم قطعا
حتی البله الصبیان یستدلون بوجودها علی وجود الخالق کما سئل عن البدوی
ای شیء یدل علی وجوده فاجاب متعجبا متحیرا قائلا ایها الحاکمون علی الضمائر بالرسوخ
والاصرار ویا ایها العالمون بالخبایا والاسرار البعرة تدل علی البعیر واثر الاقدام
علی المسیر فالسماء ذات ابراج والارض ذات فجاج اما تدلان علی اللطیف الخبیر
والرب القدیر بلی و نصلی صلوة لاغایة لها ولا انتهاء و نسلم تسلیمات لاامد لها و
لا انقضاء علی رسوله الذی طمس رسوم الکفر والرذائل والضلال واوضح لنا

تقریظ

تقریظ ریختہ قلم فیض توام شاعر نامی فاضل گرامی عربی زبان شیوا بیان
ناثر یکتا ناظم بے ہمتا عالم متین احب التعظیم مولانا مولوی سلیم الدین تسلیم
نارنولی مدرس مدرسہ تعظیمی سجے پور کہ فصاحت و بلاغت کی کان ہین ایمان کی
جان ہین خلیق و شفیق فقیر دوست باہمہ اوست کی تالیف ہے راقم کے عنایت فرما
کرم افزا ہین حضرت رسالہ دیکھکر مسرور ہوے تقریظ معہ تاریخ رقم فرمائی
اللہ اللہ جامع الاخلاق لامع الآفاق شعر کے خضر تاریخ کے ہادی منشی سید
محمد علی صاحب جویا مرادابادی سلمہ اللہ بالایادی نے کام کیا ہے
فن تاریخ گوئی مین نام کیا ہے کتاب سے کتاب تالیف کی ہے نئی قسم کی تصنیف
کی ہے بے جواب انتخاب ان ہذا لشئ عجاب اصناف تاریخ وقایع انواع
صنائع بدائع اختراعات بدیعہ ابتداعات رفیعہ شگرفیہا سے بے انداز تازگیہا تازہ بہ تازہ سے
مشتمل ہے کتاب کیا ہے نسخہ روح ہے ہیکل دماغ حرز دل ہے فقیر تسلیم نے حسب الامر
حضرت مولف اس نسخہ شگرف کو دیکھا تمام کمال پڑھا واللہ بہت خوب پایا نہایت
مرغوب پایا لکھ سکتا تو کہان کوئی دیکھے تو جانے کہ میر جویا صاحب نے کیا کیا ہے
لطف طبیعت سے سحر کا رنگ دکھایا ہے کیون نہو ایسے سرو مرفیک نہاد سراپا جوہر وجود
کو مبدا فیاض سے اس فن کا حصہ ملگیا ہے یون تو طبیعت اصناف سخن پر قادر رہتی ہے
اور جو کلام ہے نادر ہے سبحان اللہ — ہر چہ از باغ بروید گل روی سبد است
مگر اس صنعت خاص مین حضرت کو وہ ید طولی حاصل ہے کہ کسی کو دیکھا نہ سنا قوت استعداد
کی بات ہے بلکہ خداداد کا یہ عالم ہے کہ جویا تاریخ کو تاریخ طلب کرنے مین جسقدر عسرت صرف ہوتی ہے

مژدہ ای عقدہ کشایان ورمعنی رست
گوش دارید وبیابید کہ غالب گویاست

ہلہ ای نکتہ سرایان سخن بی کم وکاست
درستش ز عالم معنی کہ ز صوت بالاست

عقل فعال سراپردہ زد و بزم آراست

ہمہ زان بزم از آن بعد کہ از فرط نشاط
گل بیفشاند دران انجمن فیض بساط

بادہ ای کہ بہ نیرنگ گذشت از افراط
خواند از دیدہ ورے دیدہ وران یا بہ نشاط

تا ببیند کہ اسرار نہانی پیداست

اور وہ متاع کیا ہے ایک شاہد دلربا ہے کہ ہر ناز اوسکا رہزن آفاق ہے اور ہر عشوہ
دلربای عشاق سراپا جلوہ گاہ آن ہے گویا ہمہ تن جان ہے شعر

تا ببیند گہر راز سفتن
باید ہمہ آشکار گفتن

ہان اے ہاتف ہرزہ گو سے یہ کیا گفتار ہے کیسا ہنجار ہے اسی گونگو مین شہرہ جو کچھ کہنا ہے
صاف کہہ یہ جو کچھ تو نے کہا اگرچہ خوب کہا پر ہے یہ تو کہہ تلمیذ سید و فیاض
کون ہے اور بزم کیا ہے شاہد کس سے عبارت ہے ناز و عشوہ کسکی طرف اشارت ہے

مژدہ یاران را ز خود راز آشکارا می کنم

تلمیذ خاص سید و فیاض کون عقدہ کشائی کے مظہر یعنی نکتہ سرائی کے مسند
نشین گلشن سخن کے باد صبا اسرار غیب کے گویا میر محمد علی صاحب جویا
کہ تاریخ کے پشت و پناہ ہین اور سماکی امیدگاہ

ہم گردش سپہر چنو سے نیافرید
ہم چشم مہر و ماہ چنو سے دگر ندید

اور وہ بزم کیا ہے اونکی طبع عقدہ کشا اور شاہد کی تو نہ پوچھ کیا ہے قلم
اوسکے وصف مین انگشت بدندان ہے اور ناطقہ سر در گریبان نہ اوسکو

تاب تحریر نہ اسکو مجال تقریر ونعیم باہال القاب

خامہ انگشت بدندان کہ اسے کیا لکھیے		ناطقہ سر بگریبان کہ اسے کیا کہیے

ہر نقطہ اسمین دہان محبوب ہے اور ہر تاریخ نایاب میان محبوب اور ناز انداز عبارت ہی اوسکی حسینی عبارت وشوخی اشارت ونغز ہی ترکیب وشستگی ترکیب بندش موزون ہوا وہی ناز معشوقون سے الحمد اللہ دہ داد تصنیف وہی ہے کہ گویا یہ طرز خاص اسیجاد کی ہے کہان تک بیان کرون زبان بیکار ہے اور ناطقہ زبون شعر

دامان وصف تنگ گل حسن بیشمار		صد گویم وسکے نبود ہم ز صد ہزار

مثنوی

کیا رسالہ ہے لکھا جو یائے
وصف اسکا کوئی کیا کر جائے

نقطہ نقطہ ہے وہ رنگین اسلوب
کہ ہے آرایش خال محبوب

یا یہ دفع نظر بد کے لیے
حوریان چمن جنت سے

خال رخسار سہم کرکے چند
بھیجے ہین اسکے لئے جای سپند

اور سطرونکا بیان کیا کیجیے
گر اسطرح سے کچھ لکھ بھی لیجیے

کارخانہ مین قضا کی جو تھی
زلف خوبان سے سیاہی باقی

اوسکو صناع ازل نے لیکر
صرف سطرون مین کیا ہا تحریر

اور دوائر کا بیان تب کیجیے کیا
انجم چرخ مین اونکا خاکا

اور ہدات کا ہے وہ عالم
طول گیسو ہے بہت جس سے کم

الغرض وہ رسالہ ہر طرح کے صنائع وبدائع فن تاریخ پر مشتمل ہے اور تعلیم قواعد استخراج تاریخ مین مستقل

گر سخن یک چند در وصفش رود		تا ابد عمر خضر ہم کم بود

مثنوی ہفتاد من کاغذ شود

اب کوئی قطعہ تاریخ ارقام کر اور اسکو بدرجہ قبول عام تمام کر قطعہ تاریخ

تالیف چو کرد منشی چوپا		مجموعہ نو بفن تاریخ
ہاتف پے نام و سال با من		فرمود کہ اسوہ تواریخ

١٢٨٩

دیگر

منشی چو خوش گفت کتاب عجیب		ہر کہ بخواند آنرا شد و احسنت بند
گفت بمن ہاتف غیب این چنین		منتخب سے بدل و لیسند

١٢٩٠

ایضاً

خوش کتابے بنوشت منشی		آنکہ سرتاج جملہ احباب ست
سال او دو ورکرد سر و شش		گفت تاریخہای نایاب ست

١٢٩٠

تقریظ

از شاعر یکتا سخن گو یعنے جناب لالہ کندن لعل صاحب متخلص بہ اشکی رو بکار نویس محکمہ تجارت حمد رب العالمین کو سجود اور رحمۃ العالمین سید ورود و آل کی نیایش اصحاب کی ستایش اہل البیت سا سعہ سے باصرہ کو فرحت اور باصرہ سے دل کو نوید کہ نسیم بہاری فن تاریخ شاہد نوخاستہ گلزاری سے نقاب اوٹھایا ہے اور سیر بستان سنے ورسیدہ فرخاری کو وا کیا ہے یعنے سرآمد سخنوران معنی گستر برگزیدہ کاملان ہنر پرور سخن گوسے گرامی نہاد فن تاریخ مین استاد جناب منشی محمد علی صاحب چوپا متوطن مرادآباد زاد الطافہم اعتصام سلمہ اللہ تعالی کی طبع رسائی شاہدان سخن یعنے تاریخہاے نو و کہن سے کہ خو

انکی طبع زاد ہین اور نتیجہ ایجاد ایک رسالہ مرتب کرکے جلوہ نما کیا ہے اور معشوقان معانی
یعنی قواعد تاریخ دانی کو ایجاد کرکے بصد زیب و زین جلوہ دیا ہے سبحان اللہ
کیا کیا نغز نغز تاریخین ہین کہ حرف حرف رشک دہ خط خوبان ہے اور نقطہ نقطہ داغ
خال محبوبان جو بادہ سے شستہ و دلپسند ہے طبع بلند کا جگر بند کیا خود اوس سے
کسی مرتبہ بلند ہے ہر ایک قاعدہ نغز و دلربا ہے کہ دلفریبی معشوق کا نمونہ کیا
رخ شاہد اور معشوقی کا گلگونہ ہے ہر جگہ کی زبان ہر شہر کے روزمرہ مین وہ حسن ادا
ادا کیا ہے کہ خود محاورہ اوسکی ثناگر ہین ہمہ تن ثنا ہے بے تکلف ہر طرح کی تاریخین
نکالین ہین کہ اونکو سنکر بے خواست بھی زبان سے واہ واہ نکلتی ہے اور اونکو
کچھ ایسے بیساختہ پن مین ادا کیا ہے بیساختگی محبوب بھی کف افسوس ملتی ہے
حسن صنائع و بدائع کہ ہر چند حسن عارضی ہے فی نفس حسن ذاتی سے کم ہوتا ہے لیکن یہان
غیرت افزاے حسن ذاتی ہے اور زیور استعارہ ہر چند مستعار کھلاتا ہے الا یہان نمایش دہ
زینت صفات ہے واہ ان دونون کی کیا بات ہے وہ قالب شعر کے لیے جان ہے تو یہ انجابات ہے

بیر جو مانے لکھی ہے وہ کتاب
جسمین ہے تاریخ ہر اک قسم کی
مادہ وہ شستہ ہین اور پاک صاف
مادون سے ہے عیان برجستگی
تہنیت کی اوسمین جو تاریخ ہے
فرحت افزا غم زدا و دلکشا
جان جسم نغمہ تا ہید ہے

آج تک جسکا نہین دیکھا جواب
شستہ و صافی تکلف سے بری
جسکو کہئے دلربائی کی لطافت
لفظ و معنی مین عجب دلبستگی
لفظ سب آے ہین اوسمین پے بہ پے
راحت انگیز و لطیف و ذوق زا
نشہ افزا مئے جمشید ہے

ما جی لور کو دیکھیے اور منشی محمد علی صاحب جو یا گویا سبزہ زار ہین بلبل غنا ہین نوین لیے
حضرت نامی عالی خاندان النسی ہین علی و تبول کی جگر پارہ ہین حضرت کا ہر دو رنگ سخن تازہ،
حسن معنی بی اندازہ، دیکھیے کسنے اسد تک تاریخ گوئی مین سالہ لکھا ہے حضرت نے
تالیف کر دکھایا داد کیا رسالہ ہے شاعری کا قبالہ ہے تاریخین لکھی ہین یا جادو کیا ہے کوزہ مین
بند دریا کو کیا ہے منشی نبی صنعتین قائم کین ہین یا برا استعارہ حشو و اتمام لکھی ہین جناب
مشتہر صاحب لکھنوی کو ایک یا دو یہ ناز ہیان اس کثرت پر ناز کیون نہو مصرع
ہند شاخ پر میوہ سر برزمین ؂ ایسے استاد زمانہ کو خط شاگردی لکھنا
بجا ہے مدعی صاحب کی طرف خامہ انگشت نما ہے حضرت ابتو خط شاگردی لکھیے
تاریخین سن لیجیے سبحان اللہ یہہ دعوی اگر اسطرحت ہوتا تو مناسب تھا قول صاحب
تھا کہ استاد جو یا کی ایک تاریخ کا جواب نہین اور تاریخیو نکا حساب نہین جن مین
صنعتین ہین استادونکی یا دو نکالی دوسرا نباسکے تو جانین تب اوسکو مانین ارسے
بھائی یہان کیا کہین اونکا نظیر نہین بجا تقریر نہین جسکو دعوی ہو سکے نہ لکھو تو
کیا سنے جو امر ظاہر ہے ظاہر ہے شخص یاہر ہے عیان را چہ بیان نہان نہین محتاج بیان
نہین حضرت کی روبرو تاریخ پانی پانی ہے روزمرہ کی کہانی نثر دیکھو تو تاریخ نظم شنو
تو یاوہ سے خالی نہین کس پر یہہ حال حالی نہین جو منہ سے نکلا یاوہ تھا ایسے
کاشانہ کا زادہ جادہ تھا متفقین اونکو لیے اور وہ اس فن کے لیو دا اللہ کہ ہے
جسطرح لقمان مشہور دوران حکمت مین شہ طالب تاریخ ہنوز بند بعا تا ہم کیسے کہ حضرت
یاد و کھک سنا دین کرامت دکھا دین الہام کا ہر وقت نزول ہے شخص اس فن کا
رسول ہے کیون اندھا دھندی مو منہ اور بڑی بات کہان تو اور کہان وہ جامع کمالات